



# بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس

منعقدہ پینچ شنبہ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۹۰ء بمطابق ۱۶ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
۵	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -	۱
۶	اسمبلی کے موجودہ اجلاس یکھیلے چیرمینوں کے پینسل کا اعلان -	۲
۹	علیہ فہرست میں مندرجہ سوالات اور انکے جوابات -	۳
۶۶	رفعت کی درخواستیں -	۴
۷۳	دنا تحریک التوا نمبر ۳ - اندرون ملک اور بیرون ملک لائے جانوالے سامان پر محصول چونگی معاف کرنے کا فیصلہ -	۵
۸۲	دنا تحریک التوا نمبر ۴ - جناح رڈ اور اس کے قریب پاروں کو رات کے وقت پولیس اور سی آئی جی کے جوانوں کا گھیر لیا گیا -	۶
۹۵	دنا تحریک التوا نمبر ۶ - ضلع تربت کے گاؤں ملا چاہ میں پولیس اور میتھیا کا آپریشن / کارروائی -	۷
۱۰۲	قراردادیں دنا قرارداد نمبر ۴۰، نجائب محمد سلیم خان ریسائی (تعلیمی اداروں میں تعین معطلین قرآن کے الاؤٹس میں اضافہ)	۸
۱۱۱	دنا قرارداد نمبر ۴۳: منیاب ملک محمد سرور قان کا کرٹ (اپران سے سیب کی درآمد پر پابندی)	۹

## بلوچستان صوبائی اسمبلی

(الف)

جناب اسپیکر - - - - - میر محمد اکرم بلوچ  
جناب ڈپٹی اسپیکر - - - - - عنایت اللہ خان بازئی

## افسران اسمبلی

سیکرٹری اسمبلی - - - - - مسٹر اختر حسین خان -  
جوئنٹ سیکرٹری - - - - - مسٹر محمد حسن شاہ -

## صوبائی کابینہ کے اراکین

- ۱ - نواب محمد اکبر خان بگٹی - وزیر اعلیٰ قائد ایوان
- ۲ - مولوی عصمت اللہ - وزیر خزانہ
- ۳ - سید عبدالرحمن آغا - وزیر آبپاشی و برقیات
- ۴ - مولانا علام مصطفیٰ - وزیر تعلیم

- ۵ - مولانا عبدالسلام  
 ۶ - میر ہمایوں خان مری  
 ۷ - مولوی نور محمد  
 ۸ - ڈاکٹر عبدالملک  
 ۹ - سردار محمد طاہر خان لونی  
 ۱۰ - سردار بشیر احمد خان ترین  
 ۱۱ - جگمیر محمد یوسف  
 ۱۲ - میر طارق محمود خان کھیتران  
 ۱۳ - مسٹر سعید احمد ہاشمی  
 ۱۴ - میر عبد الباقی بزنجو  
 ۱۵ - میر ذوالفقار علی مگسی  
 ۱۶ - سردار چاکر ڈوکی  
 ۱۷ - سردار دوست محمد محمد حسنی
- وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ  
 وزیر مواصلات و تعمیرات -  
 وزیر بلدیات -  
 وزیر صحت -  
 وزیر جنگلات -  
 وزیر کھوٹہ جی واداق اور سماجی بہبود  
 وزیر صنعت و حرفت، تجارت و معدنیات  
 وزیر خوراک و ماہی گیری -  
 وزیر قانون و پارلیمانی امور و زراعت  
 وزیر مال  
 وزیر بے محکمہ -  
 " " -  
 " " -

بلوچستان اسمبلی کے دیگر اراکین کی فہرست

- ۱ - میرزا حسین کھوسہ -
- ۲ - جناب محمد اختر خان میگل -
- ۳ - جناب محمد ایوب بلوچ -
- ۴ - مولوی فیض اللہ اتوندزادہ -
- ۵ - مولوی جان محمد -
- ۶ - مولوی محمد اسحاق خوشتی -
- ۷ - مولانا محمد عطاء اللہ -
- ۸ - حاجی عید محمد نو تیرنی -
- ۹ - ملک محمد سرور خان کاکڑ -
- ۱۰ - میر جان محمد خان جمالی -
- ۱۱ - محمد صالح بھوتانی -
- ۱۲ - سردار شہداء اللہ خان زہری -
- ۱۳ - نواب محمد آلم خان رئیسانی -
- ۱۴ - میر محمد ہاشم خان شاہوانی -
- ۱۵ - حسین اشرف -

- ۱۶۔ جناب سردار محمد خان بارو زئی۔
- ۱۷۔ نور محمد صراف۔
- ۱۸۔ محمد صادق عمرانی۔
- ۱۹۔ میر صابر علی بوج۔
- ۲۰۔ میر ظفر اللہ خان جمالی۔
- ۲۱۔ عبد الحمید خان اچکزئی۔
- ۲۲۔ بیگم کھلا حکیم لہجن داس (مخصوص نشست برائے خواتین)
- ۲۳۔ بیگم رضیہ رب ( " " " " )
- ۲۴۔ جناب ارجن داس بگٹی۔ ( اقلیتی مخصوص نشست۔ برائے ہندو برادری )
- ۲۵۔ بشیر مسیح۔ ( " " " " )۔ ( عیسائی برادری )
- ۲۶۔ فریدون آبادان فریدون ( اقلیتی مخصوص نشست پارس )

# پوتھی بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۹۰ء بمطابق ۱۶ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ بروز پنج شنبہ  
زیر صدارت ڈپٹی اسپیکر جناب عنایت اللہ خان باذی تین بجے شام منعقد ہوا

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از  
مولوی عبدالتمین آخوندزادہ۔

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ - اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ  
وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِ  
قِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْحٰشِعِيْنَ وَالْحٰشِعٰتِ  
وَالْمُتَّصِدِقِيْنَ وَالْمُتَّصِدِقٰتِ وَالصّٰامِيْنَ وَالصّٰامِيٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ  
وَالْحٰفِظٰتِ وَالَّذِيْنَ كَثُرَ مِنْهُمُ الْكُفْرُ الَّذِيْ كُوْنَتْ اَعْدَ اللّٰهُ لَهُمْ مُنْفَضَةً وَاَجْرًا عَظِيْمًا  
ترجمہ: تحقیق مسلمان مرد اور عورتیں اور ایمان دار مرد اور ایمان دار عورتیں اور بندگی کرنے والی عورتیں اور سچے  
مردی عورتیں اور محنت جھیلنے والے مرد اور محنت جھیلنے والی عورتیں اور بے رہی والے مرد اور بے رہی والی عورتیں  
اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں اور حفاظت کرنے والے مرد اپنی شہوت کی  
جگہ کو اور حفاظت کرنے والی عورتیں لوریوں کو کرنے والے مرد اللہ کو بہت سزا اور یاد کرنے والی عورتیں کبھی اللہ سے بچنے واسطے معافی اور ثواب پلا

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ اب اسمبلی سیکرٹری منوودہ اجلاس کے لئے چیرمین کے  
ٹینل کا اعلان کریں گے۔

مسٹر اختر حسین خان (سیکرٹری اسمبلی) بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و  
الضباط کا مجھ پر یہ ۱۹۷۲ء کے قاعدہ نمبر ۱۳ کے تحت جناب ڈپٹی اسپیکر نے اسمبلی کے موجودہ  
اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل اراکین اسمبلی کو علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے۔

- ۱۔ میر جان محمد جمالی۔
- ۲۔ میر صابر علی بونج۔
- ۳۔ مسٹر بشیر مسیح۔
- ۴۔ مولانا محمد اسحاق خوشتی۔

نواب محمد مسلم رئیسانی۔ جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے یہ کہنا چاہتا  
ہوں کہ پہلے اجلاس میں یہ روایت ہے کہ اجلاس سے کچھ دن پہلے شیڈول مل جاتا تھا مگر  
مجھے آج صبح ایجنڈا ملا۔ جناب والا! ہم اپنا ٹائم ٹیبل بھی ایجنڈا کے مطابق بناتے ہیں

لہذا میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ مہربانی کر کے متعلقہ عملہ کے نوٹس میں لایا جائے کہ وہ ہمیں شیڈول وقت سے پہلے دیا کریں تاکہ ہم بھی اپنی مصروفیات سے وقت نکالیں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ ممبران کو ایجنڈا وقت سے پہلے پہنچا چاہیے اسمبلی کی باقاعدہ کارروائی کے آغاز سے پہلے میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ بحیثیت اراکین اسمبلی ہم سب کو یہ بخوبی علم ہے کہ اس مہذب اور معزز ایوان کا وقار برقرار رکھنا نہ صرف ہم سب کا اولین فریضہ ہے بلکہ یہ جمہوری تقاضہ بھی ہے لہذا میں توقع کرتا ہوں کہ تمام معزز اراکین اسمبلی میرے اس نکتہ نظر سے اتفاق کرتے ہوئے اس معزز ایوان کا وقار بلند رکھنے میں میری رہنمائی کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گے۔

ساتھ ہی میں یہ یقین دلاتا ہوں کہ بحیثیت اسپیکر میں بھی ایوان کا وقار بلند رکھنے کی خاطر اسمبلی کی کارروائی غیر جانبدارانہ اور منصفانہ طور پر آئینی اور جمہوری تقاضوں کے عین مطابق احسن طریقہ اور خوش اصولی سے انجام دینے کی ہر ممکن کوشش کروں گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ اب مولانا نور محمد وزیر بلدیات ایک تعزیتی قرارداد

ایوان میں پیش کریں گے۔

مولانا نور محمد (وزیر ہدایات) جناب اسپیکر پاک ایران سرحد پر فریڈیئر کورز کے ہاتھوں ایک مقامی غریب شخص کی ہلاکت پر افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ اور ہلاک ہونے والے شخص کے لواحقین کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ اللہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے یا۔ رہے کہ سرحدی علاقوں میں فریڈیئر کور کے ہاتھوں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ستر تک پہنچ چکی ہے یعنی ساٹھ سے کچھ اوپر ہے اور یہ سلسلہ تاہنوز جاری ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر ۱۔ مولانا صاحب تشریف لاکر دعائے مغفرت کریں۔  
(دعائے مغفرت کی گئی)

### وقفہ سوالات

جناب ڈپٹی اسپیکر ۱۔ اب وقفہ سوالات ہے۔ میر جان محمد جمالی صاحب اپنا

سوال نمبر پکار ہیں۔

## ۱۶۷۰۔ میر جان محمد خان جمالی۔

کیا وزیر زراعت ازارہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ ڈیر مراد جمالی، ڈیر اللہ پور اور اوستہ محمد میں محکمہ کی غلط پالیسی کے باعث زرعی اور تجارتی منڈیاں ہونے کی وجہ سے دھان کی فصل حکومت کی مقرر کردہ نرخوں سے کم قیمت پر بیک رہی ہے جس سے کاشتکاروں کو مالی و اقتصادی بحران کا سامنا ہے؟

اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سلسلہ میں کوئی اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل دی جائے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر زراعت)

یہ کہنا درست نہ ہو گا کہ محکمہ زراعت کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے نصیر آباد میں تجارتی منڈیاں قائم نہیں ہو سکیں دراصل غلہ تجارتی منڈیاں وہاں کی ٹاؤن یا میونسپل کمیٹیوں قائم کرتی ہیں۔ جن پر محکمہ ہذا کا کوئی کنٹرول نہیں۔ بلکہ محکمہ

ہذا وقتاً فوقتاً یہ مشورے مختلف اوقات پر دیتا رہا ہے۔ یہاں یہ بھی گوش گزار کرنا ضرور کہ ہے کہ پھر بھی محکمہ زراعت نے پٹ فیڈر کے توسیع کے منصوبے کے تحت ایک نلہ منڈی ڈیہ مراد میں قائم کرنے کی سفارش کی تھی۔ جیسے ایشیائی ترقیاتی بینک نے منظور کر لیا ہے اور امید ہے کہ اس پر جلد ہی کام شروع ہو جائے گا۔ جہاں تک محکمہ زراعت کا تعلق ہے وہ اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے ضروری امور سرانجام دے رہا ہے۔ مثلاً چاول یا گندم کے نرخوں کے متعلق وفاقی پرائس کمیشن کو سفارشات بھیجنا وغیرہ شامل ہے جہاں تک زمینداروں کو اجناس کی قیمت کم بننے کا تعلق ہے اس میں محکمہ ہذا کا کوئی دخل نہیں کیونکہ اجناس کی خریداری وفاقی ادارے کرتے ہیں۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی - (ذریعہ زراعت) جناب اسپیکر - روزے کا احترام کرتے ہوئے اگر جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے تو عنایت ہوگی۔

میر جان محمد خان جمالی :- روزہ تو صبر اور تقوے کی تلقین کرتا ہے پڑھ لیں سارا ایسی کونسی بات ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر ۱۔ جواب پڑھا ہوا تصور کریں۔

میر جان محمد خان جمالی ۱۔ شاپد روزہ صرف ذرا دیر جاوی ہے۔ لیکن ہم اور

آپ میر اور تقویٰ۔ بہر حال میں پڑھ لیتا ہوں سوالوں کو اور جوابوں کو بھی روزہ لگ رہا ہے  
تاہم میں اپنا ضمنی سوال کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر! یہ بات کہ منڈیاں میونسپل کیٹی یا ٹاؤن کیٹی قائم کرتی ہیں۔ بالکل  
صحیح ہے کہ وہ قائم کرتی ہیں لیکن جب زمین پڑی ہو اسٹیٹ لینڈ موجود ہو۔ تاکہ وہ منڈیاں  
قائم کر سکیں۔ لیکن یہ نقطہ واضح طور پر ہے کہ منڈیاں مانگی جا رہی ہیں اہم زرعی علاقے  
ہیں کوئی معدنیاتی یا کاروباری علاقہ نہیں یا ڈائمنڈ کاروبار نہیں ہے ہم اس کے لئے تو  
نہیں مانگتے۔ جناب والا! اس جواب سے تو مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ ممبروں کا پیٹ خالی ہے  
افطاری کا انتظار ہے۔ آپ بتائیں یہ مسئلہ کیسے حل ہو گا؟

وزیر زراعت ۱۔ جناب اسپیکر! اس ضمن میں گزارش ہے کہ اب تک

مارکیٹنگ ایکٹ محکمہ زراعت میں موجود نہیں۔ جو مارکیٹنگ ایکٹ موجود ہے اسکے

تحت بدیاتی اداروں کو اختیار حاصل ہے کہ میونسپل کٹی یا ٹاؤن کمیٹیاں اپنے ہیڈ کوارٹرز میں منڈیاں بنائیں۔ چند روز میں اسمبلی کے سامنے مارکیٹنگ ایکٹ کا مسودہ پیش کر دیا جائے گا۔ اور اگر اس معزایوان نے اسے پاس کر دیا تو انشاء اللہ اسی کے تحت مربوط طریقے سے مارکیٹنگ کا کام جاری ہو جائیگا۔ ویسے میں بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ ایک منظور شدہ منصوبہ جو ایشین ترقیاتی بینک کا ہے کے مطابق عمل جاری ہے جس کے تحت ڈیرہ مراد جمالی میں منڈی بنائی جائے گی پٹ فیڈر کینال کے توسیعی منصوبہ کے تحت کام مکمل ہونے پر جب پانی زیادہ ہوگا وہاں بھی منڈیاں کام کرنا شروع کر دیں گی ساتھ ہی ساتھ خریداناچ پر کام ہوگا۔ اور مزید منڈیاں قائم ہونگی۔ واضح رہے کہ معزز رکن نے بھی اس پر پراجیکٹ کی تعریف کی ہے۔ انشاء اللہ جب پٹ فیڈر پر کام شروع ہوگا ساتھ ہی ساتھ ڈیرہ مراد جمالی میں منڈیوں کے قیام کے پروگرام کے تحت کام شروع ہو جائے گا۔ تیز مارکیٹنگ ایکٹ پاس ہونے پر متعلقہ علاقوں میں انفارمیشن سیرٹیز قائم ہوں گے۔

**میر جان محمد خان جمالی :-** جناب والا! ایک جواب کے تین حصے ہیں۔ مارکیٹنگ ایکٹ پر ذرا جلدی کام شروع کریں۔ جناب اسپیکر۔ اس پر آپ ہی زور ڈالیں۔ تو بہتر ہوگا۔ نمبر بات یہ ہے کہ پٹ فیڈر میں آٹھ سال میں پانی آئے گا ساڑھے اٹھائیس کروڑ

روپے کا خرچ ہے۔ یہ کہتے ہیں ریسرچ انسٹیٹیوٹ ہے اس کے لئے تو ڈیزل کیلئے  
 پیسہ نہیں ہے اوپر سے ایران کا سیب آرہا ہے اس بارے میں تو سرور خان صاحب کی  
 قرارداد بھی آرہی ہے شمالی علاقوں میں تو اس سے بھی زیادہ مسئلہ ہے ہمارے فروٹ کا  
 لہذا مہربانی فرما کر جلدی کچھ کریں

جناب ڈپٹی اسپیکر :- اگلا سوال میر محمد ہاشم شاہوانی صاحب کا ہے۔

✽ ۱۹۶ - میر محمد ہاشم شاہوانی

کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ -  
 (الف) کیا یہ درست ہے کہ سال ۱۹۸۹ء کے آغاز میں غیر متوقع مری اور  
 ڈالہ باری کی وجہ سے فصلوں اور باغات پر منفی موسمی اثرات مرتب ہوئے  
 تھے جس کی وجہ سے فصلوں، باغات اور زرعی پیداوار کو زبردست نقصان  
 پہنچا تھا۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے متاثرہ کاشتکاروں  
 کے نقصانات کے ازالہ کیلئے کیا اقدامات کئے نیز متاثرہ کاشتکاروں کے

نقصانات کے مالی ازالہ کی صورت میں کتنی رقم کس زر پور اور طریقہ کار کے مطابق تقسیم کی گئی تفصیل دی جائے۔

## وزیر زراعت

(الف) یہ درست ہے کہ سال ۱۹۸۹ء میں غیر متوقع موسمی حالات کی

وجہ سے باغات اور فصلات پر منفی اثرات مرتب ہوئے تھے۔ لیکن ایسا صرف بلندی پر واقع علاقہ جات میں ہوا تھا۔ جہاں کے کچھ فصلات اور باغات پر کسی حد تک نقصان کی اطلاعات موصول ہوئی تھیں۔

جہاں تک کاشتکاروں کے نقصانات کے ازالہ کا تعلق ہے

تو اس ضمن میں گزارش ہے کہ اس قسم کی امداد محکمہ زراعت کے فرائض

میں شامل نہیں اس کے لئے حکومت بلوچستان باقاعدہ محکمہ ریلیف کمشنر

Relief Commissioner مقرر کرتی ہے جو کہ نقصان کا ازالہ

اپنے ذرائع سے تصدیق کرنے کے بعد کرتا ہے۔ مالی وسائل کی کمی

کی وجہ سے حکومت زمینداروں کے نقصان کا ازالہ کرنے سے قاصر

رہی۔

میر محمد ہاشم شاہوانی۔ (ضمنی سوال) جناب والا! کیا حکومت ان نقصانات

کو تسلیم کرتی ہے یا نہیں کرتی؟

وزیر زراعت۔ جناب اسپیکر! جیسا کہ ہم نے جواب میں گزارش کی ہے کہ واقعی کچھ علاقوں میں سردی کی دہر سے زمینداروں کا نقصان ہوا ہے اور محکمہ زراعت کی طرف سے آفیسروں کو لگایا گیا ہے کہ وہ دیکھیں کہ کہاں کہاں کس کس زمینداروں کا کتنا کتنا نقصان ہوا ہے ہم اپنے طور پر جاننے کی کوشش کر رہے ہیں نیز یورپینیوں کے محکمہ کے توسط سے بھی ہم نے جاننے کی کوشش کی ہے کہ سردی سے کتنا کتنا نقصان ہوا ہے۔ بہر حال ہم یہ اعتراف کرتے ہیں کہ پچھلے سال سردی کی دہر سے زمینداروں کے نقصانات ہیں لیکن حکومت کے پاس اتنے وسائل موجود نہیں تھے کہ ان کے نقصانات کا ازالہ کیا جاسکتا۔ تاہم ہم صرف یہ دعا کرتے ہیں کہ کم از کم اس سال سردی نہ پڑے اور ہمارے زمین داروں کو نقصان نہ پہنچے۔

میر محمد ہاشم شاہوانی۔ جناب والا! جیسا کہ آپ نے اس وقت فرمایا ہے

کہ حکمہ زراعت کے فرائض میں نقصانات کا ازالہ کرنا نہیں ہے۔ ایک طرف تو وہ خود نقصانات کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف ازالہ کرنے سے انکار کیوں کرتے ہیں؟

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر زراعت)۔ جناب والا! اس قسم کے

نقصانات سردی سے ہوں یا فلد سے ہوں ایسے موقوف پر ریلیف کمشنر مقرر کئے جاتے ہیں جو ہمارے صوبے میں بھی وہ کام کر رہے ہیں آپ ان کو اپروچ کریں۔ یہ انکا کام ہے کہ نقصانات کا ازالہ کریں۔

نواب محمد اسلم ریٹسانی۔ (رضنی سوال) کیا وزیر موصوف اس معزز ایوان

میں *Assurance* شوریس دیں گے کہ اگر زمیندار ریلیف کمشنر کو اپروچ کریں کیا پھر ریلیف کمشنر نقصانات کا ازالہ کریں گے؟

وزیر زراعت۔ میں ریلیف کمشنر کی جانب سے تو کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اس کے

پاس فنڈ ہوئے اور وسائل ہوئے تو وہ پورا کریں گے۔

میر محمد ہاشم شاہوانی :- نقصان تو محکمہ زراعت سے متعلق وزیر اعلیٰ

کا ہوا ہے اور عوام کا نقصان ہے بقول وزیر صاحب نقصان کا ازالہ ریٹیف کمشنر کریں گے۔ کیا وزیر صاحب نے اپنی جانب سے اس سلسلے میں کوئی قدم اٹھایا ہے کہ ان افراد کا جنکا پچھلے سال مردگی میں نقصان ہوا۔ اسکا ازالہ کر نیکی کوشش کی ہے؟

وزیر زراعت :- جناب اسپیکر! میں اس سلسلے میں بڑی وضاحت سے

جواب دے چکا ہوں اور گزارش کر چکا ہوں کہ محکمہ زراعت نے اس سلسلے میں اپنے

طور پر سروے کیا ہے اور صرف اندازہ لگایا ہے۔ اور اس کے ساتھ میں نے

گزارش کی ہے کہ اگر ہمارے پاس وسائل ہوئے تو ضرور آگے بڑھتے۔ اور ازالہ

کرتے۔ ہمارے پاس اس سال وسائل موجود نہیں تھے کہ نقصانات کو پورا کرتے

وسائل نہیں ہیں۔

میر محمد ہاشم شاہوانی :- یہ وسائل کب آئیں گے۔ اس کی کچھ تسلی ہمیں وزیر

صاحب کرا سکیں گے۔؟

وزیر زراعت ۱۔ جب وفاق کی مرضی ہوگی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر ۱۔ اگلا سوال بھی میرے محمد ہاشم شاہوانی صاحب کا ہے۔

۱۹۷۰ء۔ میر محمد ہاشم شاہوانی

کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

الف) کیا یہ درست ہے کہ اس سال بلوچستان میں پیاز اور ٹماٹر کی مارکیٹ میں کسار بازاری اور ناقص منصوبہ بندی نیرمند کے رجحان کے بنا پر پیاز اور ٹماٹر کے کاشتکاروں کو شدید معاشی بحران کا سامنا ہے؟

ب) اگر جرد و الف) کا جواب اثبات میں ہے تو یہ بتایا جائے کہ ان کاشتکاروں کو جنہیں پہلے ہی شدید مالی مشکلات کا سامنا ہے حکومت نے زرعی قرضہ جات دہلی کے واجبات اور کھاد کی خریداری کیلئے سہولتیں فراہم کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟ اور حکومت مستقبل میں ان زرعی اجناس کے مارکیٹنگ کیلئے کیا منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ کیا اس سلسلہ میں مذکورہ اجناس

کی غیر ملک برآمد کرنے کے امکانات کا جائزہ لیا جا رہا ہے یا نہیں تفصیل دی جائے۔

## وزیر زراعت

جی ہاں کسی حد تک یہ درست ہے کہ زیادہ پیداوار کیوجہ سے اس سال پیاز ٹماٹر کی قیمتیں گذشتہ سال کے مقابلے میں کم رہی ہیں۔ مثلاً کچھ سال ٹماٹر کی قیمت کم سے کم ۸۳ روپے فی ۲۰ کلو اور پیاز ۲۲ روپے فی ۲۰ کلو ماہ جنوری میں بچے اس وقت ہماری فصل مارکیٹ میں نہیں ہوتی۔ ہماری ٹماٹر کی فصل گرم علاقوں میں ماہ مارچ سے اور سرد علاقوں میں جولائی سے منڈی میں آنا شروع ہوتی ہے۔ اور اس وقت ٹماٹر کی کم سے کم قیمت ۱۳۲ روپے فی ۲۰ کلو تھی اس سال اسی موسم میں یہ قیمت ۱۰۲ روپے فی ۲۰ کلو سے شروع ہوئی اور ۱۱۱ روپے تک گئی تاہم اسی دوران زیادہ سے زیادہ قیمت ۱۶۶ روپے فی کلو بھی ہوئی۔

اسی طرح پیاز میں بھی گذشتہ سال کے ۵۸ روپے فی ۲۰ کلو کے مقابلے میں اس سال کم سے کم قیمت ۵۴ روپے فی ۲۰ کلو تک گئی لیکن

زیادہ سے زیادہ قیمت - ۱۱۳ روپے تاک بھی لی -

چونکہ ہماری پیداوار کے نکاس کا دار و مدار کراچی، حیدرآباد، سکھستان فیصل آباد اور لاہور وغیرہ پر ہے۔ اس لئے صوبائی محکمہ زراعت وہاں کی میٹروں سے بعض اوقات ہمارے زمیندار صاحبان کو وہاں وقت اٹھانا پڑتی ہے۔

یہاں یہ گوشش گزار کرنا ضروری ہے کہ بلوچستان میں تا حال زرعی مارکیٹنگ ایجنٹ زیر عمل نہیں بلکہ اس کا مسودہ قانون تیار کر لیا گیا ہے۔ جو کہ منظور کیے جانے کے بعد صوبائی اسمبلی کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ جس کے بعد کم سے کم بلوچستان میں زرعی اجناس کی آمدورفت پر نظر رکھنے کے قابل ہو جائیں گے۔

مزید برآں یہ کہ ایشیائی بینک کے تعاون سے اس سال سے پھول اور سبزلیوں کی مارکیٹنگ بہتر بنانے کے لئے ایک منصوبہ شروع کیا گیا ہے جس کے تحت کوئٹہ میں ایک جدید منڈی کا قیام مارکیٹنگ انفارمیشن سسٹم کو بہتر اور فصل کی برداشتگی کے بعد اس کی حالت کو بہتر رکھنے کیلئے تحقیق کا کام شامل ہوگا امید ہے کہ اس سلسلے میں آئندہ چند سالوں میں صورتحال بہتر ہو سکے گی۔ اس سال پاپا کی قیمت کے بحران کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت بلوچستان نے ایگریکلچرل مارکیٹنگ اینڈ سٹوریج کمپنی (AMSL) (جو کہ ایک وفاقی ادارہ ہے) سے

پیاز کی خریداری، پیاز کی مقررہ امدادی قیمت پر خرید کرنے کے لئے کہا  
 چونکہ بوچستان کے زمینداروں کا پیاز حکومت پاکستان کا مقرر کردہ معیار پر  
 پورا نہیں اترتا تھا۔ اور کافی پیاز خراب ہو چکا تھا۔ لہذا ۱۹۸۵ء میں پیاز کی  
 خریداری نہ کر سکا۔ حکومت بوچستان نے وفاقی حکومت سے درخواست کی  
 کہ زمینداروں کو نقصان سے بچانے کے لئے مقررہ امدادی قیمت یعنی ایک  
 روپے فی کلوگرام کے حساب سے ہر حال میں ادا کی جائے جس پر حکومت  
 پاکستان نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ (۱۹۸۵ء) ان تمام پیاز کی بوریوں کی قیمت بحساب  
 چالیس روپے فی بوری ادا کر لے گا۔ جو کہ ۱۹۸۵ء کے خریداری مراکز میں  
 لائی جا چکی ہیں۔ اور یہ تمام پیاز افغان مہاجرین کو مفت فراہم کر دیا جائیگا پیاز  
 کے اٹھانے اور لے جانے کی ذمہ داری کوشنر افغان مہاجرین پر ہوگی یعنی بار  
 برداری کے اخراجات وہ برداشت کریں گے۔

(ب) جہاں تک زرعی قرضہ جات اور بجلی کے واجبات کا تعلق ہے تو گزارش  
 ہے کہ اس قسم کی امداد محکمہ ہذا کے فرائض میں شامل نہیں۔ جہاں تک کھاد کا تعلق  
 ہے تو محکمہ نے کافی ڈپو کھول رکھے ہیں۔ بلکہ کچھ پرائیوٹ ڈپو بھی کھلے ہوئے ہیں  
 جن میں کھاد وافر مقدار میں دستیاب ہے۔ جہاں تک مارکیٹنگ کے لئے منصوبہ

بندی کا تعلق ہے۔ تو صوبائی حکومت جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ ایشیائی بینک کے تعاون سے ایک پراجیکٹ شروع کر رہی ہے جس میں سبز بات اور پھلوں کی فصلیں شامل ہیں۔ اور ان کے نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ملک بھی مارکیٹنگ کے نرخ کے بارے میں زمینداروں کو اسگاہ کیا جاسکے گا۔ تاکہ زمیندار حضرات اپنے لئے بہتر طور پر منڈیوں کا انتخاب کریں۔ اور اپنی پیداوار بہتر قیمت پر فروخت کر سکیں۔

**میر محمد ہاشم شاہوانی ۱۔** جناب والا! پچھلے سال سردیوں میں زمینداروں کے نقصانات ہوئے اور اس سال پیاز اور ٹاٹر کا جو بھلاؤ ہے وہ نہایت ہی کم ہے کیا حکومت پیاز اور ٹاٹر کے لئے زمینداروں کے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے کوئی مارکیٹنگ کا پروگرام بنا رہی ہے؟

**وزیر زراعت ۱۔** اس کا جواب موجود ہے جیسا کہ جلد ہی اس ایوان میں مارکیٹنگ ایکٹ پیش کیا جائے گا وہ فروٹ اور سبزیوں کی مارکیٹنگ کے لئے ہوگا۔ اس سے بہت سے اقدام کئے جاسکیں گے۔ جو ان کا نقصان ہولہے وہ اس سال ہوا

ہے۔ اس ازالہ اور دیگر تمام کام اس قانون سازی سے ہو سکیں گے۔ اور اس کے لئے کوئٹہ میں زمین لے لی گئی ہے وہاں پر منڈی بنے گی اس میں زمیندار بھی ہونگے ہمارے محکمے کے افراد اور کمیشن ایجنٹ بھی ہوں گے۔ جس سے ہر طرف زمینداروں کو معلومات ہم پہنچائی جاسکیں گی۔ کہ آج کراچی میں لاہور میں دہلی میں کیا ٹیس ہیں۔ جس سے وہ ہر طور پر اپنے مال کو منڈیوں میں اندروں ملک اور بیرون ملک بھیج سکیں گے۔

**میر محمد ہاشم شاہوالی :-** جناب والا! جیسا کہ وزیر صاحب نے بتایا ہے کہ

مارکیٹنگ ایکٹ آئے گا اور اگلے سال کام ہوگا لیکن اس سال جیسا کہ دیکھنے میں آیا ہے کہ ایران سے سیب آرہا ہے اور اس کی قیمت پر اثر انداز ہو رہا ہے کہ وہ ہمارا فروٹ سبز کا وغیرہ بیرون ملک برآمد کرنے کے لئے کوئی طریقہ کار کر رہے ہیں۔ کیا انہوں نے اس بارے میں کوئی کوشش بھی کی ہے۔

**وزیر زراعت :-** جناب والا! اسکا تعلق بھی مارکیٹنگ ایکٹ سے ہے

جب یہ بل منظور ہو جائے گا اور مارکیٹ بن جائے گا ادارہ قائم ہو جائے گا تو پھر زمیندار اور سرکاری محکموں کے افسران بیٹھ کر ان تمام معلومات کو جو مختلف اداروں سے

حاصل ہوتی ہیں وہ ہم پہنچائیں گے جو مختلف ممالک سے اور شہروں سے ان کے پاس  
 ریٹس آئیں گے پھر پتہ چل سکے گا کہ آج لاہور اور کراچی میں کیا ریٹس ہیں۔ تب یہ ممکن  
 ہے کہ وہ مل جل کر کام کر سکیں۔ فروٹ اور سبزیوں کے بہتر ریٹس مل سکیں۔ جناب والا!  
 جیسا کہ میں نے گذارتوں کی ہے کہ اس سال ڈویلپمنٹ بینک کے تعاون سے کام شروع  
 کیا ہے انشاء اللہ ایک دو سال میں اس کے اثرات سامنے آئیں گے۔ اور مارکیٹ  
 قائم کر دی جائے گی اور اس کے لئے ایک ادارہ قائم کر دیا جائے گا۔ وہ آپس میں مل  
 بیٹھیں گے۔ کیونکہ اس سے پہلے کوئی قانون سازی نہیں ہوئی ہے کوئی آفر نہ تھا کہ  
 زمیندار اور افراد اس کو اپروچ کر سکیں جس کا تعلق مارکیٹ سے ہو اور وہ اس بارے  
 میں مل بیٹھ کر کوئی لائحہ عمل تیار کرتے۔ پچھلے دو سال سے جو بحالی کیفیت ہے اسکو  
 مد نظر رکھتے ہوئے ہمیں فوری اقدام اٹھانے پڑے ہیں۔ جب قانون سازی ہو جائے  
 گی یہ مسائل حل ہو سکیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر ا۔ ا۔ گلہ سوال۔

۲۳۴۔ ملک محمد سرور خان کاکڑ

کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ  
(الف) گذشتہ تین سالوں میں کتنے نئے بلڈوزر کن کن ممالک سے درآمد  
کئے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ چین سے درآمد کردہ بلڈوزر خراب اور ناکارہ ہو  
ہیں۔ اور فنی غیر موثرت اور انہن کم طاقت / ہارس پاور ہونے کی وجہ سے  
یہ بلڈوزر خاطر خواہ کام نہیں کر سکتے۔

## وزیر زراعت

گذشتہ تین سالوں میں ۴۱ نئے بلڈوزر مندرجہ ذیل ممالک سے  
درآمد کئے گئے ہیں۔

۱۔ جاپان۔۔۔ سال ۸۸-۱۹۸۷۔۔۔ ۸۶ بلڈوزر جن کا انجن ہارس پاور ۱۲۰ ہے

۲۔ چین۔۔۔ سال ۸۹-۱۹۸۸۔۔۔ ۵۵ بلڈوزر جن کا انجن ہارس پاور ۱۲۰ ہے

(ب) یہ درست نہیں کہ چین سے درآمد کردہ بلڈوزر ناکارہ ہو گئے ہیں بلکہ  
ابتداء میں ان کا کارکردگی درج ذیل وجوہ کی بنا پر تسلی بخش نہیں رہی۔

۱۔ ایئر کینٹر سسٹم کی غیر معیاری کارکردگی۔

۲ - وارنٹی مدت کے دوران مشینوں کی مرمت کے لئے فرم کی جانب سے ناکافی اسٹاف کی فراہمی۔

۳ - فرم کی جانب سے وارنٹی کے دوران مرمت کے لئے استعمال ہونے والے پرزہ جات بروقت فراہم نہ کرنا۔

مذکورہ بالا نقائص کی بناء پر مشینوں کو چلانے میں کافی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن اب صورتحال مکمل طور پر تبدیل ہو گئی ہے۔ کیونکہ مذکورہ فرم نے معیاری اور بہترین ایئر کولنگ سسٹم درآمد کر کے ۲۲ مشینوں پر نصب کر دیا گیا ہے۔ جن کی وجہ سے کارکردگی تسلی بخش ہو گئی ہے۔ بقایا ۱۳ بلڈوزروں پر بھی مذکورہ بالا سسٹم اگلے ماہ تک نصب کر دیا جائے گا۔

فرم نے اب کافی تعداد میں تجربہ کار اسٹاف مع ضروری سازو سامان فیلڈ میں متعین کر دیا ہے تاکہ وارنٹی مدت کے اندر اندر تمام بلڈوزروں کو تسلی بخش طور پر ٹھیک کیا جاسکے (وارنٹی مدت ایک سال ہے)۔

وارنٹی مدت کے دوران استعمال کے لئے پرزہ جات کی وصولی شروع ہو گئی ہے۔ ان مشینوں کی انجن کی طاقت ۱۲۰ ہارس پاور ہے۔ جو کہ ہماری موجودہ ضروریات کے لئے کافی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ اگلا سوال بھی ملک محمد سرور خان کاکڑ کا ہے

۲۳۵۔ ملک محمد سرور خان کاکڑ۔

- کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ روان مالی سال میں نئے بلڈوزروں کی خرید کی تجویز حال ہی میں وفاقی حکومت کو ارسال کر دی گئی ہے۔
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ تجویز کردہ بلڈوزروں کے انجن کی طاقت ۱۰ ہارس پاور ہے۔ جن کی فنی استطاعت بلوچستان کے حوالے سے بہت کم ہے۔
- (ج) اگر جزو (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو مذکورہ بلڈوزروں کی فنی موزونیت کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا گیا ہے۔ اگر جواب نفی میں ہے تو وہ بتلائی جائے۔

وزیر زراعت۔

(الف) یہ درست ہے کہ رواں مالی سال میں ۲۰۰ بلڈوزروں کی خرید کی اسکیم وفاقی حکومت کو ارسال کی گئی ہے جو کہ بلوچستان کے دیہی علاقوں کی مربوط ترقی کے لئے استعمال میں لائی جائیں گے۔

(ب) یہ درست نہیں۔ ان بلڈوزروں کی انجن کی طاقت حسب ذیل ہوگی۔

(۱) ۱۳۰ سے ۱۶۵ ہارس پاور رززر رززر رززر ۱۲۰ عدد

(۲) ۱۱۰ سے ۱۳۰ ہارس پاور رززر رززر رززر ۸۰ عدد

مذکورہ بلڈوزروں کی فنی استطاعت ہماری مستقبل کی ضروریات کے عین مطابق ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ اس سوال کے جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے  
 لاکڑ صاحب آپ کا کوئی ضمنی ہے تو کریں۔

ملک محمد مسرور خان کا کڑ۔ جناب والا! اس کا جواب وزیر صاحب کو پڑھنا چاہئے یہ تو صرف میرے اور آپ کے لئے نہیں ہے کہ وہ صرف جواب کو دیکھ لیں۔ اس دوس کے باہر بھی جو عوام ہیں جنہوں نے ہمیں منتخب کر کے بھیجا ہے اسے

بھی پتہ چلنا چاہیے۔ ہم نے انہیں بھی مطمئن کرنا ہے میری عرض ہے کہ اس جواب کو پڑھے۔ تاکہ گیلری اور پریس کو بھی معلوم ہو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر ۱۔ پریس کے ذریعے اخبارات کے ذریعے تمام عوام کو پتہ چل جائے گا۔ یہ میری رولنگ ہے اب کوئی ضمنی سوال ہے تو وہ کریں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۱۔ آپ نے اسمبلی کے کس قاعدہ اور قانون کے تحت رولنگ دیکھی ہے؟ جب آپ رولنگ دیتے ہیں تو متعلقہ قاعدہ اور قانون بھی بتایا کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر ۱۔ آپ مزید بحث میں نہ جائیں آپ اپنا سوال کریں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ ۱۔ میرا ضمنی سوال بھی یہی ہے کہ ذریعہ متعلقہ پہلے اس کو پڑھے۔

میر جان محمد خان جمالی ۱۔ (ضمنی سوال) جناب والا! ہم اردو میں تو کمزور

ہیں اگر وزیر صاحب اس کو پڑھتے تو اچھا۔ ہم اپنا اردو ٹھیک کرنے کیلئے خود پڑھ لیتے ہیں۔ مگر میرا ایک ضمنی سوال ہے کہ یہ جو چین سے بلڈوزر منگائے گئے تو ان کے متعلق پہلے پتہ چلا کہ ان کے ایئر کھینٹر کام نہیں کر رہے ہیں۔ جب یہاں بلڈوزر چلائے گئے تو ان کی SALISLEAK سیلیس لیک ہو گئیں۔ جس کے لئے وزیر صاحب کو چین جانا پڑا۔ انہوں نے سیلیس بھی ٹھیک کرائیں اور خود بھی ہتاش ہتاش ہو کر آگئے ہیں۔ اب ان کی کارکردگی کے متعلق تفصیل بتائیں۔

## وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب اسپیکر! جان محمد صاحب نے

آج پہلی درست بات کی ہے کہ واقعی مجھے چین آئل سیلوں کے سلسلے میں جانا پڑا جو اب میں جیسا کہ ہم نے گزارش کی ہے کہ شروع میں ان بلڈوزروں نے ہیں تنگ کیا ہے اور مختلف قسم کے ان میں نقائص نکل رہے تھے جنہیں چینی ماہرین کی مدد سے دور کیا گیا۔ تقریباً پچھ آٹھ مہینے لگے کہ انہوں نے ایئر کھینٹر سسٹم چنچ کیا۔ جیسا کہ اس جواب میں لکھا گیا ہے۔ پچھلے دو تین ماہ سے ہمارے محکمہ نے یہ اطلاعات دیں کہ اب یہ بلڈوزر بہتر کام کر رہے ہیں۔ یہاں میں یہ بھی گزارش کرتا ہوں کہ اس وقت حکومت بلوچستان کے لئے یہ بہت ممکن تھا کہ وہ ایسی مشین خریدتی جو پہلے ہی ہمارے محکمہ میں

موجود ہیں یا دنیا میں پائیدار سمجھی جاتی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت جنہوں نے بھی یہ فیصلہ کیا وہ اس لئے بھی کیا کہ ان بلڈوزروں کی جو قیمت ایک مشین کی ہے وہ سات لاکھ روپے ہے۔ عام طور پر کٹیگولر (Catecular) بلڈوزر ۱۶-۱۸ لاکھ روپے کے ہوتے ہیں۔ شاید یہی سوچ کر انہوں نے یہ بلڈوزر منتخب کئے تاکہ اس میں زیادہ بلڈوزر آجائیں۔ کیونکہ یہ مشینیں پاکستان میں زیادہ استعمال میں نہیں آئیں تھیں اور نئی چیز تھی جنہیں چائینز نے بنائی ہے جس کی وجہ سے ہمیں شروع میں ضرور تکلیف ہوئی لیکن اب میرے علم میں آیا ہے کہ اس وقت ۵۵ میں سے صرف دو ایسے بلڈوزر ہیں جو ریپڑ ہو رہے ہیں۔ باقی مشینوں نے ۵۰۰۰ پندرہ ہزار سے پندرہ سو گھنٹے کام کئے ہیں۔ پچھلے دو ماہ سے میرے محکمہ نے اطلاع دی ہے کہ یہ مشینیں اب بہتر طور پر کام کر رہی ہیں۔ شروع شروع میں جب مشینیں آئیں تو ہم نے تمام اصلاح میں برابری کی بنیاد پر تقسیم کیں۔ لیکن بعد میں ہمیں یہ احساس ہوا کہ یہ مشینیں اگر ہم ڈوٹرل ہیڈ کوارٹر ورکشاپ (Divisional Head Quarter Workshop) کے قریب رکھتے تو شروع میں ان کی بہتر دیکھ بھال ہوتی اور ہمیں شکایات موصول نہ ہوتیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ ایم۔ پی۔ اے۔ حضرات کے بلڈوزر گھنٹے ماشاء اللہ کافی ہیں اور آہستہ آہستہ ہم انکو انجی کار کردگی بتائیں گے اور اگر یہ سب کامیاب نہ رہا جو مجھے

امید ہے کہ ایسا نہ ہوگا۔ کیونکہ ہمارے انجنیئر صاحبان بھی کوشش کر رہے ہیں کہ مشینیں ٹھیک چلتی رہیں۔ آئندہ یہ احتیاط کی جائے گی کہ ایسی مشینیں نہ منگائی جائیں تو۔

## جناب ڈپٹی اسپیکر ۱۔ جی ہاشم صاحب۔

میر محمد ہاشم شاہوانی ۱۔ جناب اسپیکر اس ضمن میں ایک ضمنی سوال

ہے۔ جیسا کہ وزیر صاحب نے اپنے جواب میں فرمایا ہے کہ چین سے ۵۵ بلڈوزر لائے گئے ہیں اور انہیں سے ۲۲ کی مرمت ہو چکی ہے جبکہ ۱۳ بلڈوزر رہتے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ یہ ۱۳ بلڈوزر صرف بلوچستان میں ہیں یا ڈسٹرک کچی میں؟ میں نے اس وقت دس ہزار بلڈوزر گھنٹے لئے تھے۔ نو مہینے گزر چکے ہیں ان نو مہینوں میں صرف تین ہزار گھنٹے چلے ہیں۔ سردار چاکر خان ڈوکی صاحب نے تقریباً پندرہ ہزار گھنٹے لئے تھے۔ جن میں سے صرف چار ہزار یا پانچ ہزار چلے تھے۔ اسی طرح میر ذوالفقار مگسی صاحب کے تقریباً تین ہزار یا چار ہزار گھنٹے ہیں۔ اگر رفتار یہی رہی تو نیا بجٹ آنے والا ہے۔ ہمارا علاقہ خشکابہ ہے، اس لئے وہاں کام زیادہ ہونا چاہیے۔ اگر اسی

رقار سے ان بلڈوزروں کو چلایا گیا تو میں سمجھتا ہوں کہ کوئی فائدہ نہیں آئندہ کے لئے ہم لوگوں کو بلڈوزر گھنٹے دیں یا نہ دیں۔ اس سلسلے میں وزیر صاحب انکو تیز کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائیں گے؟

## وزیر زراعت ۱۔ جناب اسپیکر! ہماری کوشش تو یہ ہے کہ معزز اراکین

اسمبلی نے جو بلڈوزر گھنٹے مختص کئے ہیں اس مالی سال میں ان پر کام ہو جائے۔ لیکن مجبوری کا ہے۔ دو سو پچپن بلڈوزر ہیں اور آدھا پاکستان ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ اس سال یہ بلڈوزر گھنٹے پورے ہو سکیں۔ اس سال کے شروع میں ہمارے محکمہ نے معزز اراکین سے یہ گزارش کی تھی کہ وہ ذرا بلڈوزر گھنٹے دینے میں احتیاط کریں ورنہ اس مالی سال میں پورے نہیں ہوں گے۔ اگلے سال اور گھنٹے آئیں گے۔ جیسا کہ تین لاکھ گھنٹے یعنی بلڈوزر اوزرتھے جن پر ہمیں کام کرنا تھا۔ اس کے بعد مزید آگئے۔ اب جون کے بعد ظاہر ہے کہ اور بھی آجائیں گے۔ اس ایوان کی طرف سے حکومت کو میری درخواست ہوگی کہ اگلے بجٹ میں بلڈوزروں کے لئے مزید وسائل مہیا کئے جائیں تاکہ زیادہ بلڈوزر ہوں۔ کیونکہ موجودہ بلڈوزروں سے یہ ممکن نہیں ہے کہ ہم تین لاکھ گھنٹوں سے زیادہ کام کر سکیں۔

میر محمد ہاشم شاہوانی :- جناب اسپیکر! وزیر صاحب نے جیسا کہ فرمایا

کہ بلڈوزر گھنٹے آپ لوگوں نے زیادہ دیئے ہیں اور ان میں کچھ احتیاط کریں۔ میں نہیں سمجھتا صرف ڈسٹرکٹ کچھی میں اس وقت (چوبیس) ۲۴ بلڈوزر ہیں، آٹھ سڑار چاکر خان صاحب کے پاس ہیں اور چھ میرے پاس ہیں کام کر رہے ہیں۔ نو ماہ گزرنے کے بعد چھ بلڈوزر تین ہزار گھنٹے کام کرتے ہیں۔ اس رفتار کو اگر دیکھا جائے تو ہم نے واقعی زیادہ گھنٹے دیئے ہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ اس بارے میں کیا اقدامات اٹھائے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- جاشمی صاحب ذرا مختصر سا جواب دیں۔

وزیر زراعت :- جناب اسپیکر! ہماری کوشش ہے لیکن اس سلسلے میں کیا

کیا جاسکتا ہے؟ اب بلڈوزروں کو ہدایت کی جائے گی آدمیوں کو تو میں ہدایت کرتا رہتا ہوں۔

میر جان محمد خان جمالی ۱۔ جناب اسپیکر! اس

سے آپ بھی ہم بھی اور عوام بھی متاثر ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ہم آج ہیں کل نہیں ہوں گے۔ لیکن بلڈوزر گھنٹے عوام کو ملتے رہیں۔ کیا اس کی وزیر موصوف ہمیں *arrangement* دیں گے؟ کیا پتہ ہم چلے جائیں لیکن یہ بلڈوزر گھنٹے عوام کو ملتے رہیں۔

وزیر زراعت ۱۔ جناب اسپیکر! یہ تب ہا میں دوں گا

جب جمالی صاحب یہ *arrangement* دیں کہ وہ چلے جائیں گے اور میں رہوں گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر ۱۔

اب اگلا سوال جناب سرور کاٹر

پیش کریں۔

میں جو اب کالج پہنچ رہا ہے، اس کے علاوہ جو تھے سال میں جو ماہرین  
ہیں زراعت کے چاہیے ہونگے اس کی بھرتی ساتھ ساتھ ہی رکھی جائے گی،

### نواب محمد اسلم ریٹسانی — جناب والا!

ایگزیکٹو کالج میں تو ایف ایس سی کے بعد ہی  
داخلے ہوتے ہیں، اور بیک سائنس مثلاً ذوالوجی باٹنی کیمسٹری  
وغیرہ انہیں پڑھانے جاتے ہیں۔

لیکن جی ایس سی اور جی ایس سی آئوز میں بھی انہیں پچھلے سبجیکٹ پڑھانی  
جاتے ہیں، میں نے پاکستان اسٹڈیز کی اور اسلامیات کی بات نہیں کی تھی  
کہا ہے کہ جو انہوں نے فرکس کیمسٹری اور مسیہ وغیرہ کے اساتذہ  
تصنیات کے لئے ہیں، وہ بھی تو وہاں موجود ہیں اور جی ایس سی کو پڑھا رہے ہیں  
جن کا وہاں کوئی ضرورت نہیں ہے، اگر وزیر موصوف کو ضرورت ہے  
تو وہ میرے عترم ہیں ان پر میرا بس نہیں چلے گا،  
لیکن سلیبس میں بہر حال یہ نہیں ہے

## بی۔ ۲۳۶۔ ملک محمد سرور خان کا کھڑبٹ

کیا وزیر زراعت ازرا کھڑبٹ فرمائیں گے کہ بیرون ممالک کی امداد سے حکمہ زراعت نے کتنے پروجیکٹ شروع کئے ہیں نیز پروجیکٹ کے نام اور افادیت کی تفصیل دی جائے

### وزیر زراعت

۱۔ فروٹ ڈویلپمنٹ پراجیکٹ UNDP GRANT

افادیت۔ فروٹ انڈسٹری کو جدید طریقہ سے استوار کرنا،  
قطراتی طریقہ آبیاشی کو روشناس کرنا تاکہ پانی کی بچت ہو۔

۲۔ آن فارم واٹر مینجمنٹ پراجیکٹ WORLD BANK

پکی نالیاں بنانا تاکہ پانی ضائع نہ ہو۔ زمین کو اچھی طرح ہموار کرنا۔

اس سے پانی کی پخت ہوتی ہے۔ پانی کیلئے پکے تالاب بنانا کہ زیادہ سے زیادہ رقبہ زیر کاشت لایا جاسکے۔ سیلاب بندت کی درستگی پر تحقیق۔

### ۳۔ پھل اور سبزیوں کی مارکیٹنگ کا پراجیکٹ A.D-B.

مارکیٹنگ کو جدید بنانا۔ زمینداروں کو بنیادی تعلیم دینا کہ وہ اپنی پیداوار کو اچھی طرح مارکیٹ میں لائیں۔ سرد خانہ کا بہتر استعمال کرنا جس میں زمیندار حضرات اپنے پھل، سبزیات وغیرہ رکھ سکیں۔

WORD BANK

۴۔ زرعی توسیعی و تصرفی منصوبہ

ضلع سیدہ، لورالائی، کچی اور نصیر آباد میں اسٹاف کو ٹریننگ دینا۔ اسٹاف کے لئے ٹریننگ سینٹر کا قیام، تحقیقاتی و تصرفی سینٹر کا قیام زیادہ پیداوار بڑھانے کے لئے زمینداروں کی تربیت اور نمائشی پروگرام

۵۔ پٹے فیڈر نہر گوچیوٹا کرنا  
JAPANESE GRANT

---

تاکہ زمیندار حضرات زیادہ سے زیادہ زمین قابل کاشت لائیں  
اور فی ایکٹر پیداوار میں اضافہ کریں۔

۶۔ قطراتی طریقہ آبپاشی A-D-B

---

پانی کی بچت کرتا۔ زمین کی ہمواری میں بچت اور مزدوری کی بچت۔

۷۔ تیل والے بیجوں کا پراجیکٹ (World Bank)

---

بیجوں کا پیدا کرنا جن سے خود فی تیل کی پیداوار میں اضافہ ہو۔

ملک محمد سرور خان کا کٹر ہے۔ جناب اسپیکر!

کوئی ضمنی سوال نہیں ہے، جناب اسپیکر! جہاں تک میرے

متعلقہ ضروری قواعد و ضوابط کو تشکیل دیا جا رہا ہے  
 زرعی تحقیقاتی ادارہ سے تبدیل ہو کر توسیع زراعت زرعی کالج، زرعی  
 تربیتی ادارہ بلوچستان ایگریکلچرل کمیشن ایڈاسیڈ اپنورسٹی  
 (ترقیاتی منصوبہ) اور فرون اینڈ ڈیٹیل ڈولپمنٹ پروجیکٹ میں آنے والے  
 آفیسر کی تعداد ۱۵ ہے تاہم کالج اور ترقیاتی اسکیموں کے لئے عہدوں  
 کی تناسب اور افراد کی تعلیمی قابلیت کی بنیاد پر دونوں کیڈروں سے  
 افراد حاصل کئے جا رہے ہیں، مجموعی طور پر یہ آفیسر گریڈ ۱۸ تا ۱۶ کے ملازم  
 مزید تفصیلات حسب ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام آفیسر موجود عہدہ	سابقہ اسکیل	ادارہ / منصوبہ جہاں اب تعینات ہے عہدہ	موجودہ اسکیل
۱	۲	۳	۴	۵
۱	مسٹر ممتاز علی خان پرنسپل زرعی کالج بیللی	۱۸	بلوچستان زرعی کالج بیللی	۲۰
۲	مسٹر محمد طارق ڈیپٹی ڈائریکٹر ای اینڈ ایم	۱۷	ای اینڈ ایم سیکشن کوئٹہ	۱۸

کوئی ایسا سٹم ہے کہ ان کا آپ کے پاس کلاس میں انٹر چینج ہوتا رہے !  
یعنی ڈیپوٹیشن پر کبھی اور کبھی اور دونوں مرے لیتے رہیں !

## وزیر زراعت پر جناب والا !

اگر ممبر موصوفی سرور خان صاحب کے پچھلے سوال کو  
اور نواب اسلم صاحب کے موجودہ سوال کو ملا کر پڑھیں تو  
جان محمد جالی صاحب کا جواب مل جاتا ہے کہ یہ جتنے پراجیکٹس ہیں یہ  
سب کے سب اس کیڈر میں شامل ہو جاتے ہیں، یہاں وہ آفیسر  
صاحبان جو ایکسٹنشن میں یا ریسرچ میں ہم انہیں موزوں ٹرین  
سمجھتے ہیں، اس قابلیت کے مطابق سمجھتے ہیں انہیں ان پراجیکٹس  
پر بھیجا جاتا ہے، اس لحاظ سے یہ انٹر چینج ایبل ہیں *interchangeable*  
جہاں تک پراجیکٹس کا تعلق ہے اور اگر ضرورت محسوس ہوئی اور وہ  
اسٹیج آیا تو رورٹری میں تبدیلی کر کے انہیں آپس میں بھی  
ٹرانسفر کیا جاسکے گا

## نواب محمد اسلم رئیسانی :- ضمنی سوال

کیا وزیر زراعت یہ بتاتا ہے کہ فرمائیں گے کہ گمرک ٹیڈ اٹھارہ سے گمرک ٹیڈ بیس تک پر موشن کیلئے کتنا پر ٹیڈ درکار ہوتا ہے اور کتنا عرصہ یا کتنے سال اس میں لگتے ہیں جو یا ایک قلم جنس سے ہی بیس آکیس بائیس گمرک ٹیڈ مل جاتا ہے

جناب ڈپٹی اسپیکر :- رئیسانی صاحب آپ نے ابھی فرمایا تھا کہ آپ کا ضمنی سوال سہیں ہے

نواب محمد اسلم رئیسانی :- جناب والا! میں معافی چاہتا ہوں۔

وزیر زراعت :- جناب والا!

رولز کے عین مطابق کیا جاتا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ آج گمرک ٹیڈ اٹھارہ میں بھرتی ہوا ہے اور کل گمرک ٹیڈ انیس میں چلا جائیگا اسے اپنا Tenure پورا کر کے move over مو اور ملے گا یا پکارینگو لائز

گر ٹڈ انیس میں ہوگا، اس کے لئے ایک طریقہ کار ہے بورڈ ہے  
میرے کہنے سے یا کسی غیر قانونی طریقہ سے تو ایسا نہیں ہو سکتا ہے،

نواب محمد اسلم رئیسانی :- جناب والا!

کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے، کہ دوسرے  
صوبوں میں ایگریکلچر کا کالجز کے جو پرنسپل ہوئیں، وہ کتنے گرڈ میں ہوتے ہیں

جناب ڈپٹی اسپیکر :-

دوسرے صوبوں سے ان کا کیا تعلق ہے یہ تو اپنے صوبے کی بات کریں گے

وزیر زراعت :- جناب والا!

میں دوسرے صوبوں سے معلومات حاصل کر کے آپ کو بتلا سکوں گا،

ڈپٹی اسپیکر :-

اگلا سوال ہے نواب محمد اسلم رئیسانی کا ہے

## ۲۵۶۰\* نواب محمد اسلم ریسانی :-

کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ  
الف، زرعی کالج کوئٹہ کو قائم ہونے کتنا عرصہ ہوا ہے اور اس میں  
زراعت اور اس کے علاوہ دوسرے مضامین کے کتنے اساتذہ  
لیکچرار ہیں۔

ب، زرعی کالج کوئٹہ کا موجودہ پرنسپل بنیادی طور پر کس اسکیل کا ملازم  
اور انکی تعلیمی قابلیت کیا ہے جبکہ اس کے مد مقابل کو پرنسپل ہونے  
کیلئے کن شرائط کی تکمیل ضروری ہے ؟

ج، زرعی کالج کوئٹہ کا Syllabus سیلیبس کس ادارے سے منظور  
شده ہے فارغ التحصیل طلباء کو کون سا تعلیمی ادارہ ڈگری  
استاد دے گا ؟

## وزیر زراعت :-

زرعی کالج کوئٹہ قائم ہونے مارچ ۱۹۸۷ء سے تین سال کا

عرصہ ہو چکا ہے اور اس میں زراعت کے علاوہ دوسرے مضامین  
 کے لیکچرار بھی تعینات کئے گئے ہیں، مثلاً انگلش، اسلامیات، مطالعہ پاکستان  
 کنسٹری، فنرکس، ریاضی باطنی، زولوجی، اسٹیٹس وغیرہ۔  
 اس وقت اساتذہ / لیکچرار کی کل تعداد ۱۶ ہے، زرعی کالج کوئٹہ کا  
 موجودہ پرنسپل بنیادی طور پر گریڈ ۱۸ کا ملازم ہے اور ان کی  
 تعلیمی قابلیت ایم ایس سی زراعت ہے، اس کے برعکس پرنسپل ہونے  
 کے لئے فی الحال کوئی منظور شدہ شرائط نہیں ہیں، بہر حال کالج کے  
 باقاعدہ سرورس رولز تیار کئے جا رہے ہیں، اس ضمن میں یہاں اس  
 امر کی وضاحت کرنا لازمی ہے کہ مسٹر ممتاز علی خان ۲۳ اگست ۱۹۸۲ء کو  
 بحالت پرنسپل ایگزیکٹو چارج ٹریننگ انسٹیٹوٹ بیلی (۱۸ گریڈ) میں تعینات  
 ہوتے بعد ان انڈس کے تجربے اور تگ و دو سے یہاں زرعی  
 کالج کی شروعات کی گئیں اور ایکس کیڈر کمیٹی کی سفارش پر زرعی کالج  
 شروع ہو جانے پر انہیں گریڈ ۲۰ میں پرنسپل تعینا کیا گیا  
 زرعی کالج کاسلیبس یو پیستان کا بنیہ سے منظور شدہ ہے، طلباء  
 کا موجودہ گروپ تیسرے مرحلے میں ہے، جہاں زرعی کالج کے کسی

یونیورسٹی کے ساتھ الحاق (Affiliation) کا تعلق ہے،  
 تو یہ بات بلوچستان یونیورسٹی سے طے کی جا رہی ہے اور فارغ التحصیل  
 طلباء کو بی ایس سی (آنرز) ایگریکلچر کی سند بلوچستان یونیورسٹی  
 کی طرف سے دی جائے گی

### نواب محمد اسلم ریٹسانی - جناب والا!

میں نے ایک سوال ابھی کیا تھا کہ دوسرے

موبوں میں ایگریکلچر کا پلڑے کے پرنسپل کتنے گریڈ کے ہوتے ہیں؟

### وزیر زراعت - جناب والا!

میں یہ اس وقت تو نہیں بتا سکتا لیکن کوشش کر کے

انہیں ایک دو روز میں جواب دے دیا جائے گا یقیناً ہر موبے کے اپنے

سولز ہونگے اور وہ اس کے مطابق ہونگے اور ہمارے کالج کے سولز

اس وقت ترتیب دیتے جا رہے ہیں حکومت کے پاس ہیں جیسے ہی وہ منظور

ہو کر آئیں گے یہاں بھی اس کے مطابق ہوگا رجب یہ کالج شروع ہوا

اور انہوں نے Ex-Cadre ایکس کیڈر کی وضاحت مانگی تھی۔  
 ایک Ex-Cadre ایکس کیڈر کہتی تھی اس کی سفارش پر یہ صاحب  
 اس کالج کے پرنسپل لگے، اس کے رد لٹر بھی بن رہے ہیں اس کا  
 PROSPECTUS پرا اسپیکٹس بھی بن رہا ہے جو چند ہی روز میں  
 ترتیب دیا جائے گا، تو شاید اس ضمن میں انہیں ضمنی کی ضرورت نہ پڑے،

### نواب محمد اسلم ریٹانی :- (ضمنی سوال) جتاپ والا

ایگزیکٹو کالج میں ایسے اساتذہ کا تقرر کیا گیا ہے  
 جن کا تعلق بیسک سائنس سے ہے اور بیسک سائنس تو ایف ایس سی  
 تک پہلے ہی پڑھائی جاتی ہے

لیکن ان کی تقرری ہوئی ہے جن کی بیسک سائنس میں ضرورت نہیں ہے  
 سلیبس میرے پاس ہے اس میں بیسک سائنس کے لوگوں کی  
 ضرورت نہیں ہے لیکن ان کی تقرری کی گئی ہے، اور میرے خیال  
 میں ایک پروفیسر صاحب جو فینر کس پڑھاتے ہیں انہیں باہر ٹریننگ  
 کیلئے بھی بھیجا گیا ہے، تو کیا وزیر صاحب کہ اس کی وضاحت کریں گے،

کہ یہ جو سلیبس کے علاوہ اساتذہ انہوں نے تعینات کیئے ہیں جن کی  
تقرری عمل میں آئی ہے وہ کیوں آئی ہے۔

## وزیر زراعت یہ جناب اسپیکر!

کسی بھی ٹیکنالوجی میں کسی بھی انجنئرنگ میں خواہ سول ہو  
میکنکل ٹریننگ ہو یا زراعت کی ٹریننگ ہو اس میں اسی بیسک سائنس کی  
تعلیم پہلے دو سال دی جاتی ہے اور اس کے علاوہ پاکستان اسٹڈیز  
جیسے موضوع کے ساتھ اسلامیات بھی پڑھانی جاتی ہے اور یہاں  
انجنئرنگ کالج میں جس کا ایتیسر سال ہے اس کیلئے ہمیں پہلے  
دو سالوں میں وہ اساتذہ چاہیے تھے جو اسلامیات پڑھا سکیں پاکستان  
اسٹڈیز پڑھا سکیں اور بیسک کیٹگری وغیرہ پڑھا سکیں اب تیسرا سال  
میں ایگر پیکچر سبجیکٹ جو وہ چوز کریں گے وہ پڑھانے ہونگے اس کیلئے  
اس وقت بھرتی جاری ہے۔ فوری طور پر ہم اپنی ضرورت کے لیے  
ایکسٹینشن اور ریسرچ سے وہاں آدمی بھیج رہے ہیں جہاں جانا پسند  
نہیں کرتے لیکن میں معزز رکن کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ تیسرے سال

## وزیر زراعت :- جناب اسپیکر میں معزز رکن کو یقین

دلاتا ہوں کہ ان کی ضرورت وہاں تھی اس لئے وہ وہاں ہیں  
میں تو وہاں جا چکا ہوں، ان کے جیکٹس دیکھ چکا ہوں میں معزز رکن کو  
وہاں کیلئے بھی دعوت دیتا ہوں، پھر دونوں مل کر دیکھیں گے کہ اگر  
کوئی ایسا شخص جس کی وہاں ضرورت نہیں ہے تو وہاں سے اس شخص کو  
اس کے حکمہ واپس بھیج دیا جائے گا،

## نواب محمد اسلم ریٹانی :- ضمنی سوال

جناب والا! کہ جب بی ایس سی اور بی ایس آنرز کے  
طلباء فارغ ہو سکے تو انہیں ڈگری کون دے گا ایگر پیکر کالج یا  
بلوچستان یونیورسٹی دے گی؟

## وزیر زراعت :- جناب والا!

انشاء اللہ بلوچستان یونیورسٹی انہیں ڈگری دے گی،  
اور اس سلسلہ میں بلوچستان یونیورسٹی سے بات چیت ہو چکی ہے

ہمیں یقین ہے کہ اسکو بلوچستان یونیورسٹی کے ساتھ ایفیلیٹ  
 کیا جائیگا، اب تک تو یہ کالج محکمہ زراعت کے تحت  
 چل رہا ہے لیکن آخر کار ہمارے یہ کوشش ہوگی کہ یہ بلوچستان  
 یونیورسٹی کے تحت آجائے جیسے صوبے کے دیگر کالجز ہیں

### نواب محمد اسلم ریٹسانی :-

کیا اس میں سیشن سسٹم آف اگرائمنٹ ہوگا

یا اینول سسٹم ہوگا؟

### وزیر زراعت :- سیشن سسٹم ہوگا۔

### نواب محمد اسلم ریٹسانی :- جناب والا!

پھیر لائی ۱۹۸۹ء کو ایک ٹیم نے اس کالج کا

ویزٹ کیا تھا وہ اپنی رپورٹ میں کہتے ہیں بلوچستان یونیورسٹی طرح  
 یہاں بھی اینول سسٹم رکھنا چاہتے ہیں اور اس طریق کار کے مطابق

امتحان لے کر ڈگریاں تقسیم کی جائیں گی، لیکن جیسا آپ نے کہا ایگریکلچر کالج میں تو سیمسٹر سسٹم ہے، دوسری بات یہ کہ شاید اس کالج کو آپ ٹنڈو جام ایگریکلچر کالج کے ساتھ ایفیلٹیٹ کرنا چاہتے ہیں؟  
 یا شاید کہیں اور کیا وزیر موصوف اس بارے میں وضاحت کریں گے؟

## وزیر زراعت :- جناب والا -

اسکے پراسپیکٹس گورنمنٹ کے پاس ابھی  
 اپروول کے لئے پیش کئے گئے ہیں اور جب اسکا بورڈ  
 آف گورنرز بن جائیگا تو اس وقت اس سلسلہ میں بات ہوگی۔

## جناب ڈپٹی اسپیکر :-

میرے خیال میں ضمنی سوالوں کا اندازہ  
 ہونا چاہیے آپ کے سوال کافی ہو گئے ہیں، ہم چاہتے ہیں  
 کہ باقی کام ٹنڈو جام جائے۔

## نواب محمد اسلم رئیسانی :- (ضمنی سوال) جناب اسپیکر ۔

اگرچہ میرے ذہن میں پہلے ہی سے یہی تھا اس لئے میں نے اسے بڑھا ہوا تصور کر لیا رہر حال میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو اگریکلچر فارم ہے اسکی سالانہ آمدنی کتنی ہے اور اسکے سالانہ اخراجات کیا ہیں ؟

## وزیر زراعت :- جناب والا!

ہم نے جواب میں ذکر کیا ہے کہ آمدنی بائیس لاکھ ہے اگریکلچر اخراجات کا پوچھ رہے ہیں تو نیا سوال کریں صحیح معنوں میں اسکا جواب دیا جاسکے گا۔ ویسے کابینہ میں اس بارے میں ڈسکشن ہوئی ہے کہ ایک کمیٹی بنائی جائے تاکہ اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ اسکی کارکردگی کیسے بہتر ہو سکتی ہے ۔

## نواب محمد اسلم رئیسانی :- جناب اسپیکر ۔

آپ یہ سن کر حیران ہونگے کہ فوڈ ریسرچ کینڈے یہ فارم ہیں جیسا

انہوں نے فرمایا اسکی بائیس لاکھ سالانہ ہے جبکہ اسکے اخراجات  
ایک کروڑ بیالیس لاکھ روپے سالانہ ہیں اسکے علاوہ میرے کوئی  
اور قسمتی سوال نہیں ہے

جناب ڈپٹی اسپیکر :- اگلا سوال سرورخان کاکڑ صاحب کا ہے،

چونکہ یہ لمبا جواب ہے اسلئے اسکو پڑھا ہوا

تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- اگلا سوال

نمبر ۲۳۲۔ ملک سرورخان کاکڑ

کیا وزیر امور پرورش حیوانات ازراہ کم مطلع فرمائیں گے کہ  
گزشتہ تین سالوں کے دوران ملکہ امور پرورش حیوانات کو مختلف  
پروجیکٹ کے لئے بیرونی ممالک سے کس قدر امداد ملی ہے،

نیز یہ امداد کن کن پروجیکٹس پر نثرچ کی گئی ر کی جارہی ہے پروجیکٹس کے نام اٹا دیت اور بجائے وقوع کی تفصیل دی جائے

## وزیر امور حیوانات

گذشتہ تین سالوں کے دوران محکمہ امور حیوانات بلوچستان کو کسی نئے منصوبے کیلئے بیرونی امداد نہیں ملی تاہم بلوچستان میں افزائش حیوانات کے مزبوط منصوبے، کے تحت کہ جو یورپی اقتصادی برادری اور ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے ۱۹۸۲ سے زیر عمل ہے اور ۱۹۹۰ میں مکمل ہوگا، حسب ذیل بیرونی امداد خرچ کی گئی۔

سال	یورپی اقتصادی برادری کی امداد	ایشیائی ترقیاتی بینک	میزان
۱۹۸۶-۸۷	۹.۵۸۹	۱.۶۴۱	۱۱.۲۳۰
۱۹۸۷-۸۸	۱۱.۴۶۳	۰.۲۱۴	۱۱.۶۵۷
۱۹۸۸-۸۹	۲۱.۰۰۰	۰	۲۱.۰۰۰

ملین روپے

اس منصوبے کے درج ذیل ذیلی منصوبوں پر عمل درآمد کیا گیا۔

(۱) ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون میں دیلی منصوبہ جات

۱۔ ویکسین لیبارٹری کوئٹہ (کل لاگت ۲۶.۹۶.۷ ملین روپے)

لیبارٹری مکمل ہو چکی ہے۔ ویکسین کی تیاری کا کام جاری ہے جس سے نہ صرف صوبے کی ضروریات پوری ہو رہی ہیں بلکہ اضافی پیداوار صوبہ سندھ کو قیمتاً فراہم کی جا رہی ہے

## ۲. فیڈل کوئٹہ (کل لاگت ۵۳.۲۸۰ ملین روپے)

یہ فیڈل بوچستان کے ترقیاتی ادارے (۵.۵.۸) کے زیر انتظام مکمل ہو چکی ہے

## ۳. ملک پلانٹ کوئٹہ (کل لاگت ۴۲.۱۷۰ ملین روپے)

یہ پلانٹ مکمل ہو چکا ہے۔ ایشیائی ترقیاتی بنک کے ساتھ معاہدے کی رو سے اسے نجی شعبہ میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

## ۴. فریزین گائیوں کی فروخت (کل لاگت ۵۶.۱۰۷ ملین روپے)

اس منصوبے کے تحت ۹۹ فریزین نسل کی ولایتی گائیں درآمد کی گئیں تھیں۔ جن میں سے ۷۴۹ گائیں ضلع کوئٹہ، پشین اور قلات میں دلچسپی رکھنے والے مالداروں اور زمیندار صاحبان کو فروخت کی گئی ہیں۔ بقایا گائیں محکمہ کے تحت قائم کئے جانے والے ڈیری فارموں میں رکھی گئی ہیں۔

## اب، یورپی اقتصادی برادری کے ذیلی منصوبہ جات

## ۱۔ مصنوعی تخم ریزی

۱ کل لاگت ۲۰۰-۳۴۲ روپے

مصنوعی تخم ریزی کا پروگرام ۲۰ مراکز جو اضلاع کوئٹہ، قلات، پشین، ژوب، لورالائی اور کوئٹہ میں قائم کئے گئے ہیں کے ذریعے جاری ہے۔ اور مالداروں میں مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ ۱۸ مزید مراکز صوبے کے بقایا اضلاع میں کام کئے جا رہے ہیں۔

## ۲۔ چراگاہوں کی ترقی برائے افزائش بھیر بکریاں

۷۸،۷۶۸ کل لاگت

(میں روپے)

بھیر بکریوں کی افزائش کے لیے سیلابی پانی کو روک کر چراگاہوں کو ترقی دی جا رہی ہے اس مقصد کے لیے فلڈ آرہیمن کے درج ذیل منصوبے شروع کئے گئے ہیں

کام مکمل ہو چکا ہے۔	(لورالائی)	یا، چرنالہ
کام مکمل ہو چکا ہے۔	(ژوب)	(ii) احمد زئی
کام شروع ہو چکا ہے	(لورالائی)	(iii) ڈبل
کام شروع ہو چکا ہے۔	(ژوب)	(iv) دلگئی

(۷) احمد زئی II (ژوب) کام مارچ ۱۹۵۹ء میں شروع ہوگا

(۷۱) زر بلور (ژوب) کام مارچ ۱۹۵۹ء میں شروع ہوگا

ان کے علاوہ بھیٹر بکریوں کے پینے کے ۷۰ تالاب اور ۷۰ بارڑوں کی نئے خطوط پر تعمیر جاری ہے۔ بھیٹروں کی بہتر نسل کے تے ۱۲۶ رینڈھے تقسیم کئے گئے ہیں۔ ۲۷۵۰۰ اراضی پر بندات کی تعمیر کی گئی ہے۔

### ۳. برڈوں اور لیلیوں کو فرہ کمر نیکا ذیلی منصوبہ (کل لاگت ۹۰.۵۰ ملین روپے)

مال کو سنہ بہ کرنے کے ۱۶ مراکز کے علاوہ ۲۷ مزید مراکز قائم کئے جا رہے ہیں۔ جن کو اپنی مدد آپ کے تحت چلانے کے تے مالداروں کو تربیت اور ترغیب دی جا رہی ہے۔

### ۴. فنی عملہ کی تربیت (کل لاگت ۷۹.۳۰ ملین روپے)

محکمہ کے ۷ ارڈاکٹرز کو مختلف فنی امور میں بیرونی ممالک میں تربیت دی گئی ہے۔ جبکہ انڈون ملک ۲۲ نئے لٹکوں کو ڈاکٹری کورس کرایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف امور میں بیرون ممالک سے فنی مشاہیر کی خدمات حاصل کی

گئی ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب اگلا سوال مسٹر عبد الحمید خان اچکزئی صاحب کا ہے

۲۴۲۔ مسٹر عبد الحمید خان اچکزئی

کیا وزخو راک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ  
(الف) بلوچستان فروٹ پروڈکس کوئٹہ کے تے چینی کا کس قدر کوٹہ مقرر ہے اور یہ  
کوٹہ کب سے مذکورہ چینی کو دیا جاتا ہے۔

(ب) کیا متعلقہ محکمہ کے کسی ذمہ دار آفیسر/ آفیسران نے کبھی مذکورہ بالا فروٹ  
پروڈکس کا معائنہ کیا ہے۔ اگر ہاں تو کب اور اب تک یعنی جنوری ۱۹۹۰ تک کتنی  
مرتبہ؟ معائنہ کرنے والے آفیسر/ آفیسران کے نام اور معائنہ کرنے کی تاریخ یا تاریخیں  
بتائی جائیں۔

(ج) کیا مذکورہ بالا تمام معائنوں (اگر معائنہ ہوا ہے) میں مذکورہ فروٹ پروڈکس  
کا کام تسلی بخش پایا گیا ہے۔ اگر ہاں تو تسلی بخش ہونے کا معیار کیا رکھا گیا ہے۔ نیز  
اگر مذکورہ فروٹ پروڈکس کا معائنہ نہیں ہوا معیار پر پورا نہیں اترتا، تو کیوں۔

تفصیل دی جائے۔

## میر طارق محمود خان کھیتراں وزیر خوراک

الف، چونکہ ملک میں چینی کی راشن بندی نہیں ہے، اس لئے محکمہ خوراک بلوچستان کی طرف سے کسی ادارہ کو چینی کا کوٹہ جاری کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا  
 ب، جیسا کہ جواب الف میں بتایا گیا ہے کہ محکمہ خوراک کسی ادارے کو چینی فراہم نہیں کرتا لہذا محکمہ خوراک نے اس کے معائنہ کی ضرورت محسوس نہیں کی ہے۔  
 ج، اس کا جواب جز ب میں دیا گیا ہے۔

## جناب ڈپٹی اسپیکر اگلا سوال

۲۲۸۔ مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی

کیا وزیر خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ .  
 یکم مارچ ۱۹۸۹ء سے اب تک تحصیل چین کے لئے اشیاء خوردنی کے کتنے اسپیشل پرمٹ جاری کئے گئے ہیں نیز پرمٹ حاصل کنندگان کے نام مع مکمل کوالف اور پرمٹ

جاری کرنے کا معیار اور پیمانہ کی تفصیل دی جائے۔ اور یہ بھی بتایا جائے کہ مذکورہ پرمٹ کن اداروں اور آفیسران نے جاری کئے ہیں۔

## وزیر خوراک

مگر خوراک اشیاء خوردنی کے پرمٹ جاری نہیں کرتا ہے

یہ مقامی انتظامیہ کا کام ہے۔

## مسٹر عبد الحمید خان اچکزئی :- منشی سوال

جناب اسپیکر! میرا منشی سوال یہ ہے کہ چلیے میں مان لیتا ہوں کہ اس سال لوکل اینسٹریشن پرمٹ ایشو کرتی ہے۔ اور یہ وزیر خوراک کی ڈیوٹی نہیں ہے۔ اس ضمن میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ جمن کے لئے جہاں راشننگ ہے۔ پرمٹ کون ایشو کرتا ہے، وہاں ہزاروں سینکڑوں من مواد جاتا ہے۔ یہ کون ایشو کرتا ہے۔ بلوچستان میں سبلائی اینڈ ڈیمانڈ کی جو حالت ہے۔ جو لوگ اس میں ملوث ہیں وہ تو غالباً حکومت میں اپنی شمولیت کی قیمت وصول کر رہے ہیں۔ لہذا ان لوگوں کے بارے میں مجھے معلومات ہم پہنچاتی جاتیں۔ یہ تو میں مان لیتا ہوں کہ یہ سوال آئندہ سیشن میں پوچھنے کی کوشش کریں گے۔ تاہم میرے خیال میں ایک بوری آٹا تولیدیہ والے رستے میں اتار لیتے

ہیں۔ لیکن وہاں جب کہ روزانہ پٹرولین ٹرک آتے جاتے ہیں کیا اس کے ساتھ وزیر خوراک کا تعلق نہیں ہے۔ کیا یہ وزیر صاحب کے اختیار سے باہر ہے

## وزیر خوراک

جناب والا! عرض یہ ہے کہ گندم صرف محکمہ خوراک ہی فراہم نہیں کر رہا بلکہ افغان مہاجرین کے لئے بھی بین الاقوامی ادارے گندم قسم فراہم کر رہے ہیں وہ گندم جو ممبر موصوف نے دیکھی ہوں گی اس کا میرے محکمہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ راشن بندی میں میل کے ایریا میں ہے۔ اور بارڈر پر پیشیا والے نگرانی کرتے ہیں ویسے ٹلک میں راشن بندی موروزہ بارہ اپریل ۱۹۵۲ء سے ہو چکی ہے۔

## مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی

جناب والا! ہماری سیاسی پارٹیاں اس میں ٹوٹ ہیں اس قسم کا ناجائز کاروبار ہو رہا ہے میں پوچھنا چاہتا ہوں کیا اس سے آپ کا تعلق ہے یا نہیں؟ یہ کاروبار کیوں اور کس طرح ہو رہا ہے اور کس کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ اگرچہ ہم آئندہ مقامی انتظامیہ سے پوچھیں گے اس بارے میں۔ تاہم اس سے آپ کا تعلق بننا ہے یا نہیں (قطع کلام)

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ اجنڈاتی صاحب عرض یہ ہے کہ ضمنی سوال کے مخصوص الفاظ اور جملے ہوتے ہیں۔ جن کا جواب دیا جاتا ہے۔ لیکن جیسا آپ نے جس تفصیل اور ضاحت کے ساتھ بیان کی یہ تو تقریر ہو گئی اگر آپ اپنا ضمنی سوال مختصر الفاظ میں کریں تو اس سے ٹائم بھی کم لگے گا۔ بہر حال وزیر خوراک و کھیران صاحب جواب دیں۔

وزیر خوراک جناب والا! جیسا کہ میں کہہ رہا تھا۔ ملیشیا لیویز اور پولیس وغیرہ فوڈ دیپارٹمنٹ کے ماتحت نہیں آتے ان کو روکتا ملیشیا کا کام ہے۔ ان کی چوکیداری کرنا ہمارا کام نہیں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔ جناب اسپیکر! چونکہ وہ کہہ رہے ہیں کہ ان کا تعلق ان اداروں سے نہیں ہے۔ یعنی جو پرمٹ وغیرہ ایسوکریٹے ہیں۔ اس لئے میرے خیال میں اس سوال کو آئندہ اسمبلی سیشن کیتے چھوڑتے ہیں لہذا میرا مزید کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

## جان محمد خان جالبی

جناب والا! ایک بوری آٹا اتارنا تو ملیشیا کے تے سود مند ہے لیکن ہزاروں ٹرکوں کو پاس کرنا ان کے تے سود مند نہیں ہے۔ جناب والا یہ ملیشیا کا کوئی اپنا چکر ہے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی بالکل ہی ہے۔

نور محمد صراف؛ کیا وزیر خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں

گے کہ

سال ۱۹۸۸-۸۹ اور ۹۰-۱۹۸۹ کے دوران صوبہ کے لئے کس قدر غلہ خریدایا گیا ہے۔ اور یہ غلہ کن کن تحصیل/اصلاح کو کس قدر دیا گیا ہے۔ تفصیل دی جائے۔

جواب موصول نہیں ہوا۔

تعزیتی قرارداد

## جناب ڈپٹی اسپیکر

جناب حسین اشرف صاحب تعزیتی قرار داد

پیش کریں

## مسٹر حسین اشرف

جناب ڈپٹی اسپیکر! میں گزارش کرتا ہوں

کہ ڈپٹی کمشنر تربت جو بقول حکومت عذروں کا بیچا کرتے ہوئے فوت ہو گئے ہیں ان کے لئے دعا مغفرت کی جائے۔ ملا چاہ گاؤں میں جو کارروائی کی گئی ہے۔ ان کے لئے افسوس اور تعزیت کرنا ہے۔ مہربانی فرما کر دعا مغفرت کی جائے۔

## جناب ڈپٹی اسپیکر

دعاے مغفرت کی جائے۔

دعاے مغفرت کی گئی۔

## جناب ڈپٹی اسپیکر

اب سکریٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں

پر تھیں گے۔

## رضعت کی درخواستیں

انتر حسین خان سکریٹری اسمبلی  
سید عبدالرحمن آغا وزیر آبپاشی

وہ برقیات کہ اچی کے دوسے پر گئے ہوتے ہیں۔ ادا آج کے اجلاس سے  
چھی کی درخواست کی ہے۔ لہذا ان کو آج چھی دی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رضعت منظور کی جائے  
رضعت منظور کی گئی۔

سیکرٹری اسمبلی  
سردار بشیر احمد خان ترین وزیر زکوٰۃ  
و عشر سعودی عبد تشریف لے گئے ہیں انہوں نے موجودہ اجلاس کے  
تے چھی کی درخواست دی ہے لہذا ان کو موجودہ اجلاس کی رضعت دی  
جائے۔

ڈپٹی اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رضعت منظور کی جائے

رضعت منظور کی گئی

سیکرٹری اسمبلی

میر جام محمد یوسف وزیر صنعت و حرفت نے حالات کے باعث پورے سیشن کے لئے رضعت کی درخواست دی ہے۔ لہذا ان کو پورے سیشن کی رضعت دی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر

سوال یہ ہے کہ آیا رضعت کی درخواست منظور کی جائے۔

درخواست منظور کی گئی۔

سیکرٹری اسمبلی

سردار چاکر خان دوہکی صوبائی وزیر نے ضروری کام کے سلسلے میں آج کی رضعت کی درخواست کی ہے۔ لہذا ان کو آج کی رضعت دی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر

سوال یہ ہے کہ آیا رضعت منظور کی جائے

رخصت منظور کی گئی

سیکرٹری اسمبلی

حاجی عبد محمد فوتیزئی ایم پی اے سعود عرب  
عمرہ کے لئے گئے توتے ہیں۔ اور پورے سیشن کے لئے رخصت کی درخواست  
دی ہے۔ لہذا موجودہ اجلاس کی رخصت دی جاتے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جاتے  
رخصت منظور کی گئی۔

سیکرٹری اسمبلی

مولوی جان محمد، ایم پی اے نے علالت کی وجہ  
سے ۱۲ سے ۱۵ اپریل ۹۰ تک رخصت کی درخواست دی ہے۔  
کیوں کہ وہ اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ لہذا ان کی درخواست منظور  
کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست

منظور کی جلتے -

رخصت منظور کی گئی

سیکرٹری اسمبلی

بیگم رضیہ رب ایم . پی . اے نے درخواست

دی ہے . کہ وہ آج ذاتی مصروفیات کی بنا پر اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گی . لہذا ان کو آج کی رخصت دی جائے -

جناب ڈپٹی اسپیکر . سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور

کی جلتے -

رخصت منظور کی گئی -

سیکرٹری اسمبلی

مسٹر صادق عمرانی عمرہ کے لئے گئے ہوتے

ہیں اور موجودہ سیشن کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے -  
لہذا رخصت کی درخواست منظور کی جائے -

## جناب ڈپٹی اسپیکر

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے  
رخصت منظور کی گئی۔

## سیکرٹری اسمبلی

میر ظفر اللہ جالی ایم۔ پی۔ اے ذاتی مصروفیات

کی بنا پر آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے لہذا رخصت  
منظور کی جائے۔

## جناب ڈپٹی اسپیکر

سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے  
رخصت منظور کی گئی۔

## سیکرٹری اسمبلی

مولوی عصمت اللہ وزیر خزانہ نے آج کے

تے رخصت کی درخواست کی ہے۔ لہذا ان کے حق میں رخصت  
منظور کی جائے۔

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور  
جناب ڈپٹی اسپیکر

کی جائے۔

رخصت منظور کی گئی

سیکرٹری اسمبلی

مہر دار محمد اختر منگل ایم پی اے نے ذاتی

مصروفیات کی بنا پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست  
کی ہے۔ لہذا رخصت منظور کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور

کی جائے۔

رخصت منظور کی گئی

سیکرٹری اسمبلی

مسٹر محمد ایوب بلوچ نے آج کے اجلاس

کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے لہذا ان کو آج کی رخصت  
دی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور

کی جائے۔

رخصت منظور کی گئی۔

سیکرٹری اسمبلی

سردار ثناء اللہ زہری نے آج کے اجلاس

کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔ لہذا رخصت منظور کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے

رخصت منظور کی گئی

سیکرٹری اسمبلی

ڈاکٹر عبد المالك وزیر صحت نے آج

کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔ لہذا رخصت کی  
درخواست منظور کی جائے

جناب ڈپٹی اسپیکر

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے

رخصت منظور کی گئی۔

## تحریک التوائمبر ۳

### جناب ڈپٹی اسپیکر

ابک مشترکہ تحریک التوائمبر آج ظفر اللہ جالبی صاحب حاضر نہیں ہیں۔ اس لئے نواب محمد اسلم رتیبانی تحریک التوائمبر پیش کریں

### نواب محمد اسلم رتیبانی

جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک

التوائمبر کرتا ہوں

روزنامہ جنگ کی ۹ اپریل کی اشاعت میں سیکٹری بلدیات کے حوالے سے ایک خبر شائع ہوتی ہے۔ جس کے مطابق بلوچستان کی حکومت نے حب کے علاقے میں مجوزہ بارہ سومیکا واٹ کے بجلی گھر کی تعمیر کے دوران انڈین ملک اور بیرون ملک سے لائی جانے والی مشینری اور سامان پر محصول چونگی معاف کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے جو ۲۳ کروڑ روپے بنتی ہے۔ بلوچستان ایک پیمانہ اور غریب صوبہ ہے۔ اور یہاں کے لوکل کونسلروں کی مالی حالت بھی بہت زیادہ اچھی نہیں ہے۔ اس صورت میں ۲۳ کروڑ روپے کی چونگی معاف کرنا صوبے

کے ساتھ زیادتی اور اقتصادی حالت سے مذاق ہے۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس معاملے پر بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر تحریک التوار جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

روزنامہ جنگ کی ۹ اپریل کی اشاعت میں سکریٹری بلدیات کے حوالے ایک سو میگاواٹ کے بجلی گھر کی تعمیر کے دوران ملک سے لائی جانے والی مشینری اور سامان پر محصول چھٹائی معاف کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو ۲۳ کروڑ روپے بنتی ہے۔ بلوچستان ایک پسماندہ اور غریب ملک ہے۔ اور یہاں کے لوکل کونسلروں کی حالت بھی بہت زیادہ اچھی نہیں ہے اس صورت میں ۲۳ کروڑ روپے کی چوتھی معاف کرنا صوبے کے ساتھ زیادتی اور اقتصادی حالت کے ساتھ مذاق ہے۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس معاملے پر بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر نواب صاحب اپنی تحریک التوار

منظور ہونے کے بارے میں کچھ مختصر بیان دیں۔

## نواب محمد اسلم رتیبانی

جناب اسپیکر! آپ اور ہم سب جانتے ہیں کہ بلوچستان ایک غریب صوبہ ہے۔ اور جب سے پاکستان بنا ہے ہم سنتے آئے ہیں کہ بلوچستان کا استحصال ہو رہا ہے۔ اور جب سے ہم نے علی زندگی میں قدم رکھا ہے۔ تو ہم نے دیکھا کہ واقعی ہمارے غریب عوام کی حالت بہتر نہیں۔ بلکہ اس جدید دور میں پینے کا پانی ہمارے اسکولوں کے لئے بلڈنگ ٹاٹ کر سی وغیرہ نہیں ہے۔ اگر بلڈنگ ہے تو کچی ہے لیکن وہاں درس و تدریس کا سامان موجود نہیں۔ اگر ہمارے ہسپتال ہیں تو وہاں پراڈویات موجود نہیں۔ لیکن ہم اس بات پر حیران ہوتے ہیں کہ ہمیں فنڈز نہیں آتے ہیں۔ سب ترستیاتی کام بند پڑے ہیں کہ مرکز سے فنڈز نہیں آ رہے۔ وفاقی حکومت تو ہمیشہ سے ہمارا استحصال کرتی رہی ہے۔ سکندر مرزا تھا یا جنرل ضیا الحق تھا یا دو الفقار علی بھٹو کے دور میں وہ ہمارا استحصال کرتے رہے۔ اور ہمارے وسائل پر انہوں نے پنجہ مضبوط رکھا۔ لیکن آج کل ہم اس بات پر حیران ہیں کہ جب ۲۳ کروڑ ہمارے کھاتے میں آئے ہیں اور چونگی کی صورت میں ہمیں ۲۳

کر دوڑ وصول ہو رہے ہیں۔ تو وہ ایک قلم کی جینشن سے معاف کر دیئے جاتے ہیں۔  
جناب والا! یہ کس طرح کا القاف ہے۔؟

جناب ڈپٹی اسپیکر -

نواب صاحب آپ اپنی تحریک التواء کے

منظور ہونے یا نامنظور ہونے کے بارے میں بات کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور -

جناب والا! نواب صاحب تحریک

التواء کی ایڈمیز بلیٹی پر بات کریں۔

نواب محمد اسلم ریٹانی -

جناب والا بجلی گھر سے ۲۳ کروڑ

روپے بطور چنگی آمدن کی توقع ہے۔ ہمارے اسکولز جنہیں میں روڈز نہیں  
ہیں۔ اور صوبے کے لئے کئی مسائل درپیش ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر -

نواب صاحب آپ بیٹھ جائیں۔ آپ

ایڈمیز بلیٹی پر بات نہیں کر رہے ہیں۔

نواب محمد اسلم ریٹانی -  
جناب والا ا صوبے کے اتنے زیادہ  
پیسے بغیر کسی وجہ دینا ہمارا دل جلتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر -  
نواب صاحب میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ آپ  
ایوان کا استحقاق مجروح کر رہے ہیں۔ آپ ایوان سے چلے جائیں۔ میں سیکورٹی  
والوں کو کہتا ہوں کہ نواب صاحب کو باہر نکال دیں۔

نواب محمد اسلم ریٹانی -  
جناب والا! جب آپ مجھے باہر پھینکوا  
رہے ہیں تو میں خود دواک آؤٹ کر جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر -  
نہیں آپ تشریف رکھیں بیٹھ جائیں۔  
جناب ڈپٹی اسپیکر نے نواب صاحب کا مائیک بند کر دیا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - اب تحریک التواہ کے متعلق میر جان محمد خان

جمالی بات کریں۔

وزیر قنون - جناب اسپیکر۔ اگر جان محمد جمالی صاحب اپنا نقطہ نظر

بیان کریں تو میں اکتا جواب دے دوں گا۔ بات ایک ہی ہے۔

میر جان محمد خان جمالی - جناب اسپیکر۔ گزارش یہ ہے کہ

نواب ریشانی صاحب نے بھی اس سلسلے میں ذکر کیا ہے۔ تینیس کروڑ روپے  
ایک بڑی رقم ہے۔ ہم سارا دن اس اسمبلی کے توسط سے پریس کانفرنسز  
کرتے ہیں۔ یہی کہتے آرہے ہیں کہ ہمارے وسائل محدود ہیں۔ اور وفاقی  
حکومت ہم سے تعاون نہیں کر رہی ہے۔ خدا نے ہمیں ایک موقع دیا ہے  
وسائل پیدا کرنے کے لئے ان یتیم لوکل کونسلرز کے لئے جو اس وقت بالکل  
یتیمی کی حالت میں ہیں۔ آپ ایم۔ پی۔ این۔ اے (M-P-A) کے توسط سے فوری

انٹرویوز اجبار میں آئے ہیں۔ تو ہم چہٹ پڑتے ہیں۔ جناب اسپیکر۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اٹنڈہ آپ سارا جنٹل مین آرٹیکل کو مجھے باہر پھینکوانے کے لئے نہ کہیں۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر۔  
اب ایک اور تحریک التواء جناب عبد الحمید  
اچکزی پیش کریں گے۔

مسٹر عیسیٰ خان اچکزی۔  
جناب اسپیکر۔ اور معزز ممبران

میں اس ایوان کی توجہ ایک ایسے واقعہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ جو حال ہی میں وقوع پذیر ہوا ہے۔ اور یہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ گذشتہ تین چار راتوں سے روزانہ تقریباً رات آٹھ بجے کے بعد جناح روڈ اور اس سے منسلک بازاروں کو پولیس اور بی۔ آر۔ پی۔ کے (۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔) کے مسلح دستے گھیرے ہیں لے کر کسی فرد کو مذکورہ بالا بازاروں میں جانے نہیں دیتے۔ جس کی وجہ سے عوام میں وحشت اور خوف طاری ہے۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

ہے کہ ایک مسئلہ اور ایک واقعہ جو ہے ہی نہیں۔ ایک غلط بیان مجھے علم نہیں کہ ہمارے سیکرٹری بلدیات نے واقعی یہ بیان دیا ہے۔ ہمارے اخبارات بھی کئی بار غلط چیزیں شائع کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں اب ہم تحقیقات کریں گے۔ البتہ جو اخبار میں آیا ہے سراسر غلط ہے۔ غلط اس لحاظ سے ہے کہ اب تک ہم نے اس نجی کمپنی کو این۔ او۔ سی۔ (N.O.C) نہیں دی۔ یعنی بلوچستان آنے کی اجازت بھی نہیں دی۔ چونکہ مسئلہ تو بہت دور ہے۔ پہلے جب ہم ان کو اجازت دیں گے۔ کہ وہ بلوچستان میں آکر اپنا بجلی گھر لگائیں۔ تب یہ مسئلے طے ہونگے۔ اس وقت یہ ایک غلط فہمی ہے۔ اور اخبارات میں سراسر غلط شائع ہوئے ہیں۔ میں آپ سب کو اور بلوچستان کے لوگوں کو بھی یہ یقین دلانا ہوں کہ یہ ایک غلط فہمی یا غلطی ہے۔ اس کے لئے ہم تحقیقات کریں گے۔ میں ہاؤس کی دوسری طرف معزز ممبران کو بھی یقین دلاتا ہوں کہ نہ ہم نے کبھی اپنے بلوچستان کا سودا کیا ہے۔ اور نہ آئندہ کریں گے۔ آپ مطمئن رہیں۔

دعوتیں و آفرینا اور جب بھی ہم کوئی فیصلہ کریں گے وہ آپ کے سامنے آئے گا۔ اور آپ سب کو اعتماد میں لے کر وہ فیصلہ کیا جائے گا۔ آیا وہ بلوچستان کے مفاد میں ہو یا نقصان میں۔ یہ سب کی ملکیت ہے۔ ہر ممبر کا اور ہر بلوچستانی

ہے کہ ایک مسئلہ اور ایک واقعہ جو ہے ہی نہیں۔ ایک غلط بیان مجھے علم نہیں کہ ہمارے سیکرٹری بلدیات نے واقعی یہ بیان دیا ہے۔ ہمارے اخبارات بھی کئی بار غلط چیزیں شائع کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں اب ہم تحقیقات کریں گے۔ البتہ جو اخبار میں آیا ہے سراسر غلط ہے۔ غلط اس لحاظ سے ہے کہ اب تک ہم نے اس سنجی کمپنی کو این۔ او۔ سی۔ (N.O.C) نہیں دی۔ یعنی بلوچستان آنے کی اجازت بھی نہیں دی۔ چونکہ مسئلہ تو بہت دور ہے۔ پہلے جب ہم ان کو اجازت دیں گے۔ کہ وہ بلوچستان میں آکر اپنا بجلی گھر لگائیں۔ تب یہ مسئلے طے ہونگے۔ اس وقت یہ ایک غلط فہمی ہے۔ اور اخبارات میں سراسر غلط شائع ہوئے ہیں۔ میں آپ سب کو اور بلوچستان کے لوگوں کو بھی یہ یقین دلاتا ہوں کہ یہ ایک غلط فہمی یا غلطی ہے۔ اس کے لئے ہم تحقیقات کریں گے۔ میں ہاؤس کی دوسری طرف معزز ممبران کو بھی یقین دلاتا ہوں کہ نہ ہم نے کبھی اپنے بلوچستان کا سودا کیا ہے۔ اور نہ آئندہ کریں گے۔ آپ مطمئن رہیں۔

دعوتیں و آفریں ما اور جب بھی ہم کوئی فیصلہ کریں گے وہ آپ کے سامنے آئے گا اور آپ سب کو اعتماد میں لے کر وہ فیصلہ کیا جائے گا۔ آیا وہ بلوچستان کے مفاد میں ہو یا نقصان میں۔ یہ سب کی ملکیت ہے۔ ہر ممبر کا اور ہر بلوچستانی

انٹرویوز اجنار میں آئے ہیں۔ تو اہم چہٹ پڑتے ہیں، جناب اسپیکر۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اٹنڈہ آپ سارجنٹ ایٹ آر مزر کو مجھے باہر بھٹکوانے کے لئے نہ کہیں۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر۔  
اب ایک اور تحریک التواء جناب عبد الحمید  
اچکزنی پیش کریں گے۔

مسٹر عیید خان اچکزنی۔  
جناب اسپیکر۔ اور معزز ممبران

میں اس ایوان کی توجہ ایک ایسے واقعہ کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں۔ جو حال ہی میں وقوع پذیر ہوا ہے۔ اور یہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ گذشتہ تین چار راتوں سے روزانہ تقریباً رات آٹھ بجے کے بعد جناح روڈ اور اس سے منسلک بازاروں کو پولیس اور بی۔ آر۔ پی۔ (B. A. P.) کے مسلح دستے گھیرے ہیں لے کر کسی فرد کو مذکورہ بالا بازاروں میں جانے نہیں دیتے۔ جس کی وجہ سے عوام میں وحشت اور خوف طاری ہے۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ تحریک التواء جو پیش کی گئی یہ ہے کہ میں

اس ایوان کسی توجہ ایک ایسے واقعہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ جو حال ہی میں وقوع پذیر ہوا ہے۔ اور یہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ گذشتہ تین چار راتوں سے روزانہ تقریباً آٹھ بجے کے بعد جناح روڈ اور اس سے منسلک بازاروں کو پولیس اور جی۔ آر۔ پی۔ کے مسلح دستے گھیرے ہیں کہ کسی فرد کو مذکورہ بالا بازاروں میں جانے نہیں دیتے۔ جس کی وجہ سے عوام میں وحشت اور خوف طاری ہے۔ لہذا اسپیکر کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

مسٹر عبد الحمید خان اچکزئی۔ جناب اسپیکر انہی بازاروں

میں ہمارے بچے تنخواہ ملی عوامی پارٹی کا دفتر ہے۔ وہاں ہماری پارٹی کے ورکروں اور سرکردہ افسر کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں اس بات کی اجازت دی جائے کہ رات کو تقریباً ساڑھے دس بجے کے بعد ہمارے نوجوان اپنے ثقافتی انداز

میں اپنا اتنٹر وغیرہ کریں۔ اس سلسلے میں ہم نے انتظامیہ سے اجازت مانگی تھی لیکن مقامی انتظامیہ نے اجازت دینے سے صاف انکار کر دیا۔ اور کہا کہ آپ اگر فلاں جگہ پر اتنٹر کریں گے۔ تو اس کی اجازت ہم دیں گے۔ ورنہ یہ پبلک آرڈر میں ایک قسم کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ سوال دراصل یہ ہے کہ ہمارا ایک جمہوری معاشرہ ہے۔ اور اس جمہوری معاشرہ کے لئے ہم نے اور ہمارے میزبوں نے سیاسی طور پر قسربانیاں دی ہیں۔ یہاں تک کہ اس جمہوریت کا جس کا آپ آج کل پھل اٹھا رہے ہیں۔ ہم یہاں اس جمہوریت کے تحت بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور بلوچستان کے متعلق بحث و مباحثہ کر رہے ہیں۔ اسی جدوجہد میں ہمارے نوجوانوں نے اٹھک کوششیں کیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے اپنے سروں کی قسربانیاں دی ہیں۔ جس کا ثمر آج ہمیں مل رہا ہے۔ جناب والا! ان دنوں جب مارشل لا تھا، ہم جمہوریت کے لئے جدوجہد کر رہے تھے اور ہمارے نوجوان اپنی زندگیوں کا نذرانہ پیش کر رہے تھے۔ اس وقت ہمارے بلوچستان کے یہ بڑے بڑے بلوچ اور پشتون دونوں فاروں میں تھے۔ انہوں نے کوئی جدوجہد نہیں کی۔ اور سامنے آتے اور اس جمہوریت کے لئے کام کرتے بہر حال ہم نے اس جمہوریت کے لئے قسربانیاں دی ہیں۔ اور چاہتے ہیں

کہ یہ جمہوری پودا پھلے چھو لے اور ہم سب اس کے سائے میں زندگی گزاریں

## سید احمد ہاشمی وزیر قانون - (پوائنٹ آف آرڈر)

جناب اسپیکر! معزز رکن سے میری یہ گزارش ہوگی کہ وہ اس کی پر بات کریں اور اگر معزز ایوان سے ایڈمنٹ کریں تو بے شک جتنے پہلوؤں پر وہ اس تحریک التواء پر غور کرانا چاہیں کر سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر - عبد الحمید صاحب پہلے یہ منظور ہو جائے۔ پھر اس پر بحث کی جائے گی۔

## مسٹر عبد الحمید خان اچکزئی - جناب اسپیکر! بہر حال میٹری

قائد ایوان سے گزارش ہے کہ وہ اس مسئلہ پر تعاون کریں۔ اس مسئلہ کو آگے بڑھانے سے روکیں۔ اور اس مسئلہ کو ہمیں پر ختم کریں۔ جلوس نکالنا یا اتنر کرنا ان کا جمہوری حق ہے۔ خواہ وہ کلرکوں کی طرف سے ہو یا کسی اور طرف سے۔ ہم اس کی حمایت کرتے ہیں۔ لہذا بحث کے لئے اب آپ کی

مرضی ہے۔ کہ اسے منظور کرتے ہیں یا نہیں۔

## وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب اسپیکر! میں اس تحریک التواء

کی اس بناء پر مخالفت کرتا ہوں کہ محسوس کرنے سے خود بھی اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن نے چند وجوہات کی بناء پر جو انہوں نے بہتر سمجھا کیا اس کے معائنہ کے نتیجے میں موجودہ ملکی حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے انہوں نے ان کی جماعت سے کہا کہ آپ شہر میں یا جناح روڈ میں منسلکہ علاقوں میں آفسز کریں۔ اگر آپ چاہیں تو دو تین جگہ ایڈمنسٹریشن نے بتائیں کہ وہاں آپ اپنی ثقافت کو اجاگر کر سکتے ہیں۔ شاہراؤں کو بند نہ کریں۔ اور کلاشن کوف نہ دکھائیں جیسے اس سے پہلے دکھائی گئیں تھیں۔ اس پر چند دوسرے جماعتوں اور قومیتوں کو بھی اعتراض ہوتا ہے۔ جناب اسپیکر۔ موجودہ حکومت قطعاً یہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ وہاں کراچی اور حیدرآباد میں ہے۔ کسی بھی وجہ سے کوئی یا بلوچستان میں پھیلے۔ جہاں آج بڑے بھائی چارے کی صورت میں مختلف طبقات مختلف جماعتیں اور مختلف قومیں رہتی ہیں۔ انہیں آپ کے اور اس ایوان کی توسط سے یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جہاں تک ثقافت کا تعلق ہے۔ ہر قوم کو یہ حق ہے

کہ وہ اپنی ثقافت کو نہ صرف اجاگر کریں بلکہ محفوظ کریں۔ مگر حکومت یہ بھی فریضہ ہے کہ حکومت لوگوں کو یہ اجازت، ہمیں دے سکتی کہ وہ قانون کو ہاتھ میں لیں۔ یا کوئی ایسا اقدام کریں۔ جس سے کوئی گروہ جماعت یا قوم کے جذبات مجروح ہوتے ہوں۔ اور خاص طور پر رمضان کے مہینے میں میری یہ گزارش ہوگی۔ کہ اس تحریک التواء کو قرار دیا جائے۔ اور جتنی وضاحت کی ہماری جانب سے یا رکن کی جانب سے ضرورت تھی وہ ہو چکی ہے

جناب ڈپٹی اسپیکر۔

عبدالحمید اچکزئی صاحب کیا آپ اپنی تحریک

پرزور دیں گے۔؟

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔

جناب اسپیکر میں جناب وزیر

صاحب سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب انتظامیہ نے ایک مخصوص جگہ کی اجازت دے دی تھی۔ تو پارٹی نے اس مخصوص جگہ کے لئے آپ سے جب اجازت مانگی اس سے آپ نے کیوں انکار کیا۔ جہاں تک امن و امان کا مسئلہ ہے حکومت کو یعنی ایڈمنسٹریشن کو تسلی کرائی گئی تھی کہ کسی طرح بھی گروہ نہیں ہونے

دیں گے۔ اور یہ ہماری ذمہ داری ہوگی۔ مارشل لاء کے زمانے سے آج تک جب بھی یہ ثقافتی شوہوتے رہے ہیں۔ اس وقت سے کوئی گڑبڑ نہیں ہوئی ہے اور نہ ہونے کا امکان ہے۔ اس سے اگرچہ ہماری تسلی نہیں ہوئی، اگر معزز ایوان اس پر بحث نہیں کرنا چاہتے تو ان کی مرضی ہے۔

سردار محمد خان باروزئی۔  
جناب اسپیکر۔ اگر آپ اجازت دیں  
تو میں اس سلسلے میں دو چار گزارشات اس ایوان میں پیش کروں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔  
جی باروزئی صاحب۔

سردار محمد خان باروزئی۔  
جناب اسپیکر، مارشل لاء کے دور میں جو  
کچھ ہوا، وہ سب لوگ جانتے ہیں۔ وہ سب کچھ سہا لینے کے بعد میں سمجھتا ہوں  
کہ یہ دور جس کے نتیجے میں آج ہم پینتالیس آدمی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ دور  
ہمارے خوابوں کی تعمیر تھی۔ کہ ہم نے یہ سوچا تھا کہ ہم جو کچھ پولیس کہے اس پر  
کوئی قدغن نہیں ہوگی۔ اور جو کچھ ہم کریں گے۔ جب تک کہ وہ کھلم کھلا خلاف ضابط

نہ ہو یا خلاف قانون نہ ہو اس پر تعزیر نہ ہوگی۔ جناب والا! اگر میں بہت تفصیل  
 میں جاؤں گا۔ تو قاعدے اور ضابطے پھر حرکت میں آجائیں گے۔ ایک ڈپٹی کمشنر  
 کے کو مان لینا کہ اس طرح سے کوئی قوم قبیلہ اپنے ثقافتی ورثہ کو اجاگر  
 کرنا چاہتی ہے۔ تو یہاں بہت بڑا فساد ہو جائے گا۔ تو میں یہ کہوں گا۔ کہ یہ ڈپٹی  
 کمشنر کتنی عموماً تجھ پر اپنے پیچھے رکھتا ہے۔ چار سال تو اس کی ملازمت کو ہو گئے  
 ہونگے۔ اس بلوچستان میں تو میں اور تو قومیتیں تو ہزاروں سال آباد ہیں۔ کبھی اس نام  
 پر جھگڑا نہیں ہوا۔ یہ بات واضح ہے کہ ڈپٹی کمشنر کو پالیسیاں وضع کرنے  
 کے لئے مقرر نہیں کیا گیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر کو اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اگر لاء اینڈ  
 آرڈر کی بات خدا ناخواستہ خراب ہوتی ہے۔ تو اس پر حکومت کے احکامات کی تعمیل  
 کرے۔ میں ان مختصر گزارشات کے بعد ایک اور گزارش کروں گا۔ کہ ذاتی طور پر  
 کہ اس ایوان کو سال بھر سے زیادہ ہو گیا ہے۔ اور ہم سب اس کے گواہ ہیں کہ  
 کیا اس ایوان میں کبھی بھی کوئی تحریک التوا منظور ہوئی ہے نہیں ہوئی ہے۔  
 یہ افسوس دکھ کی بات ہے۔ میں آپ کو یہ تجویز دوں گا۔ کہ لاء اینڈ پارلیمنٹری افیئر  
 کے منسٹر صاحب فاضل ممبر کو اپنے جمہور میں بلا کر اس پر بات کرتے۔ اور کیوں  
 ایسی مثال قائم نہیں کرتے کہ آپس کی بات چیت تصفیہ ہو جاتا۔ بجائے اس کے

کہ آپ کو یہ ناخوشگوار فسر من ادا کرنا پڑا۔ کہ یہ تحریک التواء بھی رد کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا نور محمد صاحب آپ تشریف رکھیں۔ اس پر کافی بات ہو چکی ہے۔ اب میں اپنی رولنگ اس تحریک پر دیتا ہوں۔

مولانا نور محمد وزیر بلدیات - جناب والا! میرے خیال میں

پشتون قوم کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ پشتون قوم نے قوم کے آرام کے لئے اور قوم کو ظالموں سے آزاد کرانے کے لئے جدوجہد کی ہے۔ پشتون قوم کے بزرگوں نے اور اکابرین نے یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ انہوں نے اپنے کسی جہاد میں ڈھول کو اپنے ساتھ نہیں لیا ہے۔ پشتون قوم میں ڈھول بجانے والا کو ڈھول زن کہتے ہیں۔ اور پشتون میں ڈھول زن گالی ہے۔ پشتون ڈھول زن کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ میرے خیال میں یہ پشتون قوم کی توہین ہے۔ اس سے میرا اور تمام پشتون قوم کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے۔ اگر آپ حقیقت میں تاریخ دیکھیں تو رمضان المبارک جو رحمتوں کا

مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگنے کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا مہینہ ہے۔ بلکہ رمضان المبارک میں بڑے بڑے جہاد ہوئے ہیں۔ جنگ بدر رمضان المبارک میں ہوئی۔ فتح مکہ رمضان المبارک میں ہوئی۔ کوئی یہ نہیں دیکھا سکتا ہے کہ ڈھول کو پشتون قوم نے رمضان میں اپنی ثقافت بنایا ہو۔ بلکہ رمضان المبارک میں لوگ روز سے رکھتے ہیں۔ اور رات میں تراویح پڑھتے ہیں اس کے بعد ڈھول بجانا تمام لوگوں کے آرام میں خلل ہے۔ اس لئے اسلام بھی آپ کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا ہے کہ آپ کسی کینڈ میں خلل ڈالیں۔ آپ اپنا تاریخ کو دیکھیں اور مجھے یہ بتائیں کہ آپ کے کن اکابرین نے ڈھول بجایا ہے۔ اگر ایسا ہے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں آپ کے ساتھ ہوں۔ یہ طریقہ پانچ چھ سالوں سے شروع ہوا ہے۔ پشتون قوم ظلم کے خلاف ہے۔ کیا یہ پشتون قوم کی توہین نہیں ہے؟ یہ نہ پشتون قوم اور نہ ہی بلوچ قوم کی ثقافت ہے۔ بلکہ ان کی ثقافت تلوار ہے۔ ان کی ثقافت مہمان نوازی ہے۔ ان کی ثقافت مظلوموں کو ظالموں سے نجات دلانا ہے۔ جناب والا! میں آپ کے سامنے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ پشتون قوم کی تاریخ کا مطالعہ کریں۔ ان کی تاریخ دیکھیں ڈھول بجانا پشتونوں کی ثقافت نہیں۔ آپ کو اپنی

ثقافت کا چہرہ نہیں ہے۔ تمام پشتونوں کا سواٹے نام ہنار پشتونوں کے جنہوں نے ہمیشہ پشتونوں کے قتل پر خوشیاں منائی ہیں۔ وہ کیسے پشتون قوم کے نمائندہ ہو سکتے ہیں۔ (مداخلت) وہ پشتون قوم کے لیڈر نہیں ہیں۔۔۔

(مداخلت)

مسٹر عبد الحمید خان اچکزئی۔ جناب اسپیکر۔ مجھے بھی اس

کے جواب کے لئے ٹائم دیا جائے۔ تاکہ میں مولانا صاحب کا جواب دے سکوں۔ ان باتوں کا مولوی صاحب نے کبھی نہیں کہا۔ ان کا تعلق ثقافت سے نہیں۔ وہ تو ہمیشہ ممبر پر بیٹھ کر حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی مثال دے دیتے ہیں۔ یہ ان کی عادت ہے۔ جہاں تک ان دوسری بات کا تعلق ہے۔ ٹائم کی بات ہے۔ تو آج کل ان کے پاس ٹائم بھی نہیں ہے۔ کیونکہ مولانا صاحبان پر مٹوں کی اسمگلنگ میں ملوث ہیں۔ رات کو ان کا وقت وہاں پر صرف ہوتا ہے۔ میں مولانا صاحب کی انقارمیشن کے لئے کہنا چاہتا ہوں۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈیپٹی اسپیکر۔  
 اچکزئی صاحب آپ بیٹھ جائیں۔

مسٹر عبد الحمید خان اچکزئی۔  
 مولوی صاحب آپ ابھی بیٹھ جائیں۔

آپ کی باری گزر گئی۔ اب میری باری ہے۔ ثقافت کے لئے تو آپ کے پاس وقت نہیں ہے۔

جناب ڈیپٹی اسپیکر۔  
 اچکزئی صاحب آپ بیٹھ جائیں۔ میری بات  
 تو سنیں۔

مسٹر عبد الحمید خان اچکزئی۔  
 میں یہ کہوں گا۔ مولانا کی

انفارمیشن کے لئے یہ کافی ہے کہ پشتون جہاد کرتے ہیں۔ لڑتے ہیں۔ یہ  
 پشتون قوم کی ثقافت ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی اسپیکر - مولانا صاحب آپ بھی ایک منٹ کے لئے

بیمٹھ جائیں۔ جب اسپیکر بات کر رہا ہو تو آپ کو نہیں بولنا چاہیے۔ میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ (قطع کلامیاں) آپ میری بات سنیں تو سہی۔ میں رولنگ دے رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - اس معاملے میں میری رولنگ یہ ہے کہ

محرک نے اپنی تحریک میں کہا ہے کہ پولیس اور جی۔ آر۔ پی کے مسلح دستے گزشتہ تین چار راتوں سے روزانہ تقریباً شام آٹھ بجے کے بعد سے جناح روڈ اور ملحقہ بازاروں میں لوگوں کو جانے نہیں دیتے جس کی بنا پر عوام میں دہشت اور خوف طاری ہے۔ یہ معاملہ گزشتہ تین چار دنوں سے چل رہا ہے اور اچانک وقوع پذیر نہیں ہوا۔ دوسری بات یہ ہے کہ خوف اور دہشت کی بات مفروضہ پر مبنی ہے۔ نینر حکومت کا کوئی محکمہ اگر قانون کی عملداری کے سلسلہ میں کوئی اقدام کرتا ہے۔ تو یہ اسکی قانونی ذمہ داری ہے۔ لہذا اس بنا پر میں اس تحریک

التواء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۷۲ (ب) (ز) کے تحت خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں۔

## تحریک التواء نمبر ۴

جناب ڈپٹی اسپیکر -  
اب میر محمد ہاشم شاہوانی صاحب اپنی تحریک التواء ایوان میں پیش کریں۔۔

میر محمد ہاشم شاہوانی -  
جناب آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک التواء پیش کرتا ہوں کہ۔

ازروئے قاعدہ نمبر ۷۷ کی کارروائی روک کر مندرجہ ذیل انتہائی اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

ضلع تربت کے قریب علاقہ مند کے گاؤں (ملاچاہ) میں پولیس اور ملیشیہ نے ۱۲ مارچ ۱۹۹۰ء کو آپریشن کیا۔ جس کے دوران گاؤں کا ماسرہ کو کے گھر گھر تلاشی لینے کا عمل شروع کیا گیا۔ تلاشی کے دوران خواتین کے بے

عزتی ہونے کی بناء پر صورت حال پیچیدہ ہوگی۔ اور انتظامیہ نے فائرنگ کلا  
 سلسلہ شروع کر دیا۔ جس سے متعدد افراد جان بحق ہو گئے۔ جبکہ کئی افراد کو حراست  
 میں لے لیا گیا۔ جن میں خواتین بچے اور معصوم طلبہ بھی شامل ہیں۔ اس واقعہ کے  
 پیچھے مقامی افسردہ کے خلاف بعض افراد کی جانب سے سیاسی انتقام لینے کا امکان  
 نظر آ رہا ہے۔ چنانچہ بیسوں بے گناہ افراد کو بھی گرفتار کیا گیا۔ اس عمل سے  
 پورے علاقہ میں وحراست پھیلا ہوا ہے۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس  
 فوری نوعیت کے اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔ تاکہ تمام عوامل اور حقائق عوام کے  
 سامنے آسکیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ تحریک التواء جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

از روئے قاعدہ نمبر ۷۰ اسمبلی کی کارروائی روک کر مندرجہ ذیل

انتہائی اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

ضلع تربت کے قریب علاقہ مند کے گاؤں (ملاچاہ) میں پولیس اود

ملیشیاتے ۱۲ مارچ ۱۹۹۰ء کو آپریشن کیا۔ جس کے دوران گاؤں کا محاصرہ کر کے

گھر گھر تلاشی لینے کا عمل شروع کیا گیا۔ تلاشی کے دوران خواتین کی بے عزتی

ہونے کی بناء پر صورت حال پیچیدہ ہو گئی۔ اور انتظامیہ نے فائرنگ کا سلسلہ شروع کر دیا۔ جس سے متعدد افراد جان بحق ہو گئے۔ جبکہ کئی افراد کو حراست میں لے گیا جن میں خواتین بچے اور معصوم طلبہ بھی شامل ہیں۔ اس واقعہ کے پیچھے مقامی افراد کے خلاف بعض افراد کی جانب سے سیاسی انتقام لینے کا امکان نظر آ رہا ہے۔ چنانچہ بیسوں بے گناہ افراد کو بھی گرفتار کیا گیا۔ اس عمل سے پورے علاقہ میں خوف و حراس پھیلا ہوا ہے۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس فوری نوعیت کے اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔ تاکہ تمام عوامل اور حقائق عوام کے سامنے آسکیں۔

### میر محمد ہاشم خان شاہوانی۔

جناب اسپیکر صاحب۔ جیسا کہ آپ کے علم

میں ہے۔ ۱۳ مارچ ۱۹۹۰ء کو ضلع تربت مند کے گاؤں لاجپاہ میں رات کو تقریباً تین بجے پلٹشیا، اور پولیس کے جوانوں نے گھیراؤ کر کے صبح سویرے علاقہ میں گھر تلاشی لی اور اس تلاشی کے دوران مذاحمت کرنے پر ایک خاتون کی بے عزتی بھی کی۔ جناب والا! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ پشتون ہویا بلوچ ہر ذمی شعور انسان اپنی عزت کا پیا سا ہوتا ہے۔ آپ بتائیں یہ کونسا طریقہ ہے۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر - شاہوانی صاحب اس سلسلہ میں

عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اس کی منظور سی کے بارے میں بات کریں۔

میر محمد ہاشم خان شاہوانی - جناب والا! میں بھی عرض کر رہا ہوں

اور وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ میں اسی حقیقت پر روشنی ڈال رہا ہوں۔ بلشیا اور پولیس والوں نے خواتین کچھ بے عزتی کی اور فائرنگ شروع کر دی۔ جس کے نتیجے میں سرکاری اور عوامی افراد زخمی اور ہلاک ہوئے۔ جہاں تک اس معاملہ میں کسی سیاسی پارٹی کے ملوث ہونے کا تعلق ہے تو وہاں پر آپریشن کلین اپ کے نام پر جو کچھ کیا گیا۔ میں وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ علاقے کی ایک حکومتی جماعت کو ووٹ ملا تھا۔ اس وقت ان کے خلاف یہ انتقامی کارروائی عمل میں لائی گئی۔ اسی لئے میں یہ تحریک اس ایجن میں پیش کر رہا ہوں کہ اس تحریک کو بحث کے لئے منظور کیا جائے۔ آئندہ کے لئے کم از کم ایسا نہ ہو۔ جناب والا! الحمد للہ یہاں سلسلے سے ویاہدار اور مخلص ایماندار لوگ اس اسمبلی میں منتخب ہو کر آئے ہوئے ہیں۔

اور عوام کی جان و مال کی حفاظت کے لئے ہی عوام نے منتخب کونسل کے ہمیں یہاں بھیجا ہے۔ اس لئے نہیں کہ ان سے انتقام لیا جائے۔ لہذا میری گزارش ہے کہ اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔ شکر یہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ اس تحریک التوا کے متعلق وزیر قانون

صاحب کا کیا جواب ہے؟

سید احمد ہاشمی وزیر قانون۔ جناب والا! میں اس

تحریک التوا کی نہ صرف تکنیکی بنیاد پر مخالفت کرتا ہوں۔ کہ یہ ضابطہ کے خلاف ہے بلکہ میں ان متعلق کی بھی نفی کرتا ہوں۔ جو معزز رکن نے اس ایوان میں پیش کئے ہیں۔ حقائق یہ نہیں ہیں۔ جو انہوں نے پیش کئے ہیں۔ کہ عورتیں اور بچے گرفتار ہوئے بلکہ حقیقت ہے یہ ہے کہ امن و امان کا مسئلہ تھا۔ مکران کی انتظامیہ کو علاقے کے عوام کی طرف سے یہ اطلاع مل رہی تھی کہ اس علاقے میں کچھ لوگ ایسے ہیں۔ جنہوں نے ان کی اطلاع کے مطابق لوگوں کا جینا حرام کیا ہوا ہے۔ یہ غنڈہ گرد ہیں۔ اور لوگوں کا شب خون کرتے ہیں۔ اور انہوں نے ہر قسم کی

ناکہ بندی کی ہوئی ہے۔ اغواء کئے ہیں۔ قتل کئے ہیں۔ وہ پیسے وصول کرتے ہیں  
 یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے حکومت کی مشینری وہاں پر حرکت میں آئی۔ اور  
 یہ بھی غلط ہے کہ انہوں نے تلاشی کے دوران عورتوں پر فائرنگ کی۔ کیونکہ  
 جب اس علاقے کو گھیرے میں ڈالا گیا۔ تو اس وقت اچانک دوسری طرف سے قندوگ  
 ہوئی۔ جس میں حکومت کا ایک ڈی سی سہید ہوا۔ اور کچھ نقصان ہوا۔

### میر محمد ہاشم شاہوانی۔

جناب والا! میں نے جو وضاحت کی یہ بالکل

حقیقت پر مبنی ہے۔ اس میں آٹھ مزدور چار درزی دو طالب علم جو کہ نہایت ہی  
 کم سن ہیں۔ انہیں گرفتار کیا گیا۔ اور جو اصلی مجرم ہیں ان کو بالکل گرفتار نہیں کیا گیا ہے  
 پہلے صرف ایک مجرم کیا گیا تھا۔ پھر حکومتی پارٹی نے کہا دوسرے کو بھی گرفتار  
 کرو۔ جو مجرم گرفتار ہوا۔ وہ واقعی ڈاکو تھا۔ اور اس کا تعلق حکومتی پارٹی سے  
 تھا اس کو چھڑانے کے لئے سارا یہ ڈرامہ رچایا گیا۔ اور گاؤں ملاچاہ میں اس  
 لئے کارروائی کی گئی کہ وہاں ایک حکومتی پارٹی کو ووٹ نہیں ملے۔ میں چاہتا ہوں  
 اس کی عدالتی تحقیقات کی جائے۔ اور جو افراد اس میں ملوث ہوں چاہے وہ  
 حکومت سے تعلق رکھتے ہوں ان کو سخت سزا دی جائے۔ مگر ہم اس بات کی

بالکل حمایت نہیں کرتے۔ اور ہم منشیات فروش یا کلاشن کوف والوں کی حمایت نہیں کرتے۔

### وزیر قانون -

میں جناب والا! معزز رکن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ ایسے افراد کی حمایت نہیں کرتے۔ اور حقائق کو تسلیم کرتے ہیں۔ یہ روزمرہ کا امن و امان کا مسئلہ ہے۔ اور ایسا معاملہ جو روزمرہ کے امن و امان کا مسئلہ ہو۔ وہ تحریک التواء کے ضمن میں نہیں آتا ہے۔ اس کو تحریک التواء کی شکل نہیں دی جاسکتی ہے۔ اور نہ ہی یہ معاملہ ایسا ہے کہ اس میں پورے بلوچستان کے لوگ ملوث ہیں۔ یہ انتہا ضروری بھی نہیں کہ ساری کامروائی روک کر اس پر سخت کیا جائے۔

### میر محمد ہاشم شاہ ہوانی -

جناب اسپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ٹھیک

ہے۔ اس میں پورے بلوچستان کو ملوث نہیں کیا گیا۔ مگر اس آپریشن میں بے گناہ افراد کو گرفتار کرنا اور پورے گاؤں کو تباہ کرنا کہاں کا انصاف ہے۔ یہ بے چینی ہے۔ اس طرح سے بلوچستان کے دوسرے اضلاع میں بھی شروع

کیا جاسکتا ہے۔ کیا وہاں بھی گاؤں گاؤں تباہ کر دیئے جائیں گے۔ اور بے گناہ افراد کو گرفتار کیا جائے گا۔ یہ سب کچھ غلط سوا ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ اس کی عدالتی طور پر تحقیقات کی جائے۔ اور سرکاری طور پر انکو ایٹری کی جائے۔

وزیر قنون - جناب اسپیکر! جیسا کہ معزز ممبر صاحب فرمایا ہے

ہم تحقیقات تو کر رہے ہیں۔ اور اس معاملہ کی چھان بین ہو رہی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - جی۔ نواب محمد اسلم ریٹانی۔

نواب محمد اسلم ریٹانی - جناب والا! مجھے کہ میرے دوست نے

اپنی تحریک التوا پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان باتوں سے تو ہماری سمجھ میں دو تین باتیں آتی ہیں۔ ایک طرف حکومت کو اطلاع تھی کہ یہ لوگ دہشت گرد تھے۔ یہ باتیں سچائی ہیں۔ اور کارروائی ہوئی ہے۔

وزیر قنون - جناب اسپیکر! جب تحریک التوا بحث کے لئے

منظور نہیں ہوئی ہے۔ تو دوسرا ممبر اس کے متعلق بات نہیں کر سکتا ہے۔ صرف محرک کو یا اس کے ساتھی محرک کو بات کرنے کی اجازت ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ کیا یہ تحریک التواء بحث کے لئے منظور ہو گئی ہے۔

نواب محمد اسلم ریٹانی جناب والا! یہاں روایت کی

بات ہو رہی ہے۔ جمہوریت کی روایت تو برطانیہ سے چلی ہے۔ اور ہم بھی جمہوریت کی بات کر رہے ہیں۔ اور بحث میں حصہ لے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر نواب صاحب آپ تشریف رکھیں۔ میں اس تحریک التواء پر فیصلہ محفوظ رکھتا ہوں۔ اور بعد میں اپنے چیئرمین اس کے متعلق فیصلہ دوں گا۔ آپ سب تشریف رکھیں۔

قراردادیں

جناب ڈپٹی اسپیکر اب قراردادوں پر بحث ہوگی۔ نواب محمد اسلم

ریسائی صاحب اپنی قرارداد پیش کریں۔

میتھناب نواب محمد اسلم ریسانی قرارداد نمبر ۴۰

نواب محمد اسلم ریسانی - جناب والا! آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ بلوچستان کے تعلیمی اداروں میں متعین معلمین قرآن کے الاؤنس میں اضافہ کر کے دیگر اساتذہ کی تنخواہ کے برابر لانے کے لئے اقدامات لئے جائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ بلوچستان کے تعلیمی معلمین اداروں میں متعین معلمین قرآن کے الاؤنس میں اضافہ کر کے اسے دیگر اساتذہ کی تنخواہ کے برابر لانے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

## جناب ڈپٹی اسپیکر -

اب محرک کچھ اپنی قرارداد کے متعلق کہنا

چاہیں۔ تو اجازت ہے۔

## نواب محمد اسلم ریٹانی -

جناب والا! میں قرارداد کے متعلق

یہ کہوں گا کہ الحمد للہ ہم سب مسلمان میں معلم القرآن ایک بہت معزز پیشے سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو اسکول اور مدارس میں تعلیم دیتے ہیں۔ اور قرآن مجید کا درس دیتے ہیں۔ اور ان کا الاؤنس ڈیڑھ سو روپے یا دو سو روپے ہے۔ یہ بہت افسوس ناک ہے۔ ہماری حکومت جس میں جمعیت العلماء اسلام کے دوست بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ جو کافی عرصے سے اسلامی نظام کی رٹ لگائے ہوئے ہیں۔ حالانکہ اب تک تو اسلامی نظام نافذ نہیں ہوا ہے۔ میں حیران ہوں کہ یہ معلم القرآن جو ایک مقدس پیشے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور وقت مذہب کی تعلیم دیتے

ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔  
 مولانا صاحب (پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

نواب صاحب ذرا تشریف رکھیں۔

مولانا غلام مصطفیٰ۔ وزیر تعلیم  
 جناب والا! نواب صاحب نے

معلم القرآن کے بارے میں جو کہا ہے۔ اور جو ہم قرآن پڑھتے ہیں۔ اور انہوں نے کہا کہ رٹ لگا رہے ہیں۔ میں اس طرح کہتا ہوں کہ انہوں نے علاقے کرام کی توہین کی ہے۔ اور وہ اپنے الفاظ واپس لیں۔ اور اسلامی نظام کے متعلق جو بات کی جائے وہ عین عبادت ہے۔ رٹ نہیں ہے۔ اور نواب صاحب معلم القرآن کی بات کر رہے ہیں۔ جو حقائق پر مبنی نہیں ہے۔ اور انہوں نے حق کی بات کی ہے۔ وہ اپنے الفاظ واپس لے لیں۔

نواب محمد اسلم ریٹائی۔  
 جناب والا! میں نے یہ بات نہیں کی

ہے۔ میں نے اسلامی نظام کی بات کی ہے کہ انہوں نے رٹ لگائی ہوئی ہے۔

یعنی وہ بار بار کہہ رہے ہیں کہ اسلامی نظام لائیں گے۔ رٹ لگانا کے معنی تو یہی ہیں کہ بار بار کہنا۔ اگر یہ بات ہے تو میں رٹ لگانے والی بات واپس لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ نواب صاحب آپ جمالی صاحب کو بولنے کا موقع دیں۔۔۔

میر جان محمد خان جمالی۔ جناب والا! اسلام کے نام پر تو قرآن مجید کا درس بالکل مفت دینا چاہیے۔ ہمارے پہلے زمانے کے عالم دین کی مفت درس دیتے تھے پھر گاؤ والے اور محلے والے ضرورت کے مطابق ان کی خدمت کرتے تھے۔ ان کو مفت درس دینا چاہیے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ تشریف رکھیں۔ وزیر قانون، حسب جواب دیں گے۔۔

وزیر قانون۔ جناب والا! معزز رکن نے باتیں تو بہت کی ہیں

مگر قرار داد کے متعلق بات نہیں کی کہ اس کو کس طرح سے منظور کیا جائے  
 میں ان کے علم کے لئے یہ گزارش کروں گا۔ کہ ان کی تنخواہیں جو باقی اساتذہ کی  
 طرح نہیں ہیں۔ یہ باقاعدہ ملازم نہیں ہیں۔ اور تنخواہ دار نہیں ان ہم  
 دیتے ہیں۔ اور اگر باقاعدہ ملازم ہوتے تو حکومت ان کی تنخواہوں  
 پر غور کرتی۔ یہ بھی ایسا معاملہ ہے۔ جو وفاق کی طرف بھیجا جائے گا۔ کیونکہ اس کا تعلق  
 وفاق سے ہے۔ اگر معزز رکن اپنے الفاظ میں ترمیم کر دیں۔ اور کے ساتھ اپنی  
 قرارداد پیش کریں تو ہم ان کے ساتھ ہیں۔ جہاں وفاق کے ساتھ کئی اور معاملات  
 اٹھائے ہیں۔ یہ معاملہ بھی اٹھایا جاسکتا ہے۔ اور اگر نواب صاحب اس میں ترمیم  
 کر دیں۔ تو کام بن جائے گا۔ اور اگر اسے اس طرح سے منظور بھی کیا جائے تو  
 کام نہیں بنے گا۔

### نواب محمد اسلم ریٹانی -

جناب والا! میں رہنمائی کے لئے وزیر

قانون و پارلیمانی امور کا مشکور ہوں۔ اور ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اگر ترمیم کے  
 ساتھ کام ہو سکے گا۔ تو پھر میں ترمیم کے ساتھ اس کو پیش کروں گا۔ اور پھر اس  
 کا مطالبہ وفاق حکومت سے کیا جائے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ تختا ہوں کے سکیل بھی وفاقی حکومت

منظور کرتی ہے۔ اگر آپ اس قرارداد میں ترمیم کر کے پیش کر دیں تو یہ منظور ہو جائے  
گھس۔۔۔

نواب محمد اسلم ریشانی۔ جناب اسپیکر! میں وزیر صاحب کے

پیمبر میں آجاؤں گا۔ پھر ان کے مشورے سے اس قرارداد کو ترمیمی شکل  
دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ نواب صاحب کیا آپ اس ترمیم کو واپس

لیتے ہیں۔ اور پھر ترمیم کر کے پیش کریں گے۔

نواب محمد اسلم ریشانی۔ جناب والا! میں اس کو ترمیم کے ساتھ پیش

کروں گا۔ آپ کو یاد ہو گا۔ کہ آپ نے قرارداد پیش کی تھی اور اسی میں ترمیم کی

مزور ترقی پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کر دی گئی تھی پھر  
 ترمیم کے ساتھ آپ کی قرارداد منظور کی گئی لہذا اجلاس کو ملتوی کر دیں۔ اور  
 پھر اجلاس نماز کے بعد شروع کریں تاکہ اس پر بحث کی جائے۔ اور منظور کیا  
 جائے۔

میر جان محمد خان جمالی۔  
 نواب صاحب آپ اس میں ترمیم دے  
 دیں۔ مین دن کے نوٹس کے بعد یہ آجائے گی اور اٹھارہ تاریخ کے اجلاس  
 میں پیش ہو سکے گی۔

نواب محمد اسلم ریسانی۔  
 اگر وزیر صاحب اثنوہ نس دے دیں تو میں  
 واپس لے لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔  
 کیا آپ اپنی قرارداد واپس لیتے ہیں؟

نواب محمد اسلم ریسانی۔  
 جناب والا! میں اس کو ترمیم کے ساتھ

پیش کروں گا۔ اور ابھی واپس لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - کیا ایوان قرارداد واپس لینے کا اجازت دیتا ہے۔  
(تحریک منظور کی گئی)  
قرارداد واپس لے لی گئی۔

قرارداد نمبر ۴۴، منجانب ملک محمد سرور خان کاکڑ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - اب مسٹر محمد سرور خان کاکڑ اپنی قرارداد نمبر ۴۴ ایوان میں پیش کریں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ - جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ ایران سے سب کی درآمدی پر فوری طور پر پابندی عائد کرے تاکہ پھل

کے مقامی زمینداروں کو سبب کی فروخت میں ناقابل تلافی نقصان سے بچایا جاسکے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔      قرار داد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ :-

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ ایران سے سبب کی درآمدی پر فوری طور پر پابندی عائد کرے تاکہ یہاں کے مقامی زمینداروں کو سبب کی فروخت میں ناقابل تلافی نقصان سے بچایا جاسکے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔      لاکر صاحب آپ اپنی اس قرار داد کے حق میں کچھ کہنا چاہیں گے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ۔      جناب اسپیکر! میں اپنی قرار داد کی تائید میں یہ وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ بلوچستان کے لوگوں کی آمدنی کا ذریعہ پہلوں سے ہے۔ خاص کر سبب اس علاقے کے لئے آمدنی کا ذریعہ ہے۔ جو بلوچستان کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی

کی حیثیت رکھتا ہے۔ چونکہ حال ہی میں مرکزی حکومت نے یہ اجازت دی ہے کہ ایمان سے سیمب درآمد کیا جائے۔ جس کی وجہ سے بلوچستان کی معیشت کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ ہمارے سیمب اب بہت قیمت پر یا نہ بکنے کے برابر ہے۔ میں جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ ایک تو صوبائی خود مختاری کے خلاف ہے۔ اور دوسری مرکز نے بلوچستان سے بغیر صلاح مشورے کے یہ فیصلہ کیا ہے۔ جس سے بلوچستان کی سخت نقصان پہنچا ہے۔ ہمارے صوبے میں نہ تو کوئی مارکیٹ ہے اور نہ ہی کوئی منڈی ہے۔ جس سے زمینداروں سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارے صوبے کے زمینداروں پر بڑا اثر پڑا ہے۔ میں نواب بگٹی صاحب اور اس معزز ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ اس قرار داد کی منظوری کی سفارش کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی وزیر قانون۔

وزیر قانون۔ جناب اسپیکر! میں اس قرار داد کی حمایت کرتا ہوں۔ اور اس ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ اس قرار داد کو منظور کیا جائے۔

میر جہان محمد خان جمالی - جناب اسپیکر بالکل میں جناب

ملک سرد خان کا کرو کی تائید کرتا ہوں۔ یہ عجیب اتفاق کی بات ہے کہ ہمارے بلوچستان کے سیب اتنے جو سی ہیں کہ پسند نہیں کیے جاتے اور ایران سے سیب آرہے ہیں۔ کیا ایران کے سیب اسلام آباد والوں کو پسند ہیں؟ خدا فضل سے ہمارے بلوچستان میں بہترین سیب پیدا ہوتے ہیں۔۔۔۔

نواب محمد اسلم اور بیٹائی - جناب اسپیکر! میں بھی

ملک سرو خان کے قسرار داد کی تائید کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر - سوال یہ ہے کہ آیا قسرار داد

منظور کی جائے۔

(قسرار داد منظور کی گئی)

## جناب ڈپٹی اسپیکر۔

آخر میں میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایوان کو درخواست کرنے سے پہلے میں یہ چاہتا ہوں کہ آخر میں دعا کی جائے۔ کیونکہ یہ اسلامی روایت کے مطابق ہے۔

## جناب ڈپٹی اسپیکر۔

اب اجلاس کی کارروائی مورخہ ۱۵ اپریل

۱۹۹۰ء شام تین بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔  
نوٹ:- (اجلاس ختم ہونے سے قبل دعا کی گئی)

(سہ پہر پانچ بج کر پندرہ منٹ پر اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۱۵ اپریل  
۱۹۹۰ء (بروز یک شنبہ) تین بجے بعد دوپہر تک کے لئے  
ملتوی ہو گیا)